بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی"

(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطبات جمعہ ماہِ جنوری 2022ء	4
بنیادی مسائل کے جوابات	9
حضرت مسیح موعودؑ کی راست گفتاری	15
حضرت مسیح موعودؑ کا صبر و استقلال	19
حضرت مسیح موعودؑ کی الٰہی حفاظت کا ایمان افروز تذکرہ	26
عیب چینی / عیب جوئی	30
گوشۂ ادب	32
سائینس کی دنیا	33
بزم اطفال/Health Corner	34
ملکی رپورٹس	36
Islam Today	37
Summary of the Friday Sermon on 7th Jan 2022	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیجہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ، محمد کاشف خالد

مینیجر
سید عبدالہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار
عمر عبدالقدیر، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد، مجاہد احمد سلیجہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک	₹ 220
بیرون ملک	$ 150
قیمت فی پرچہ	₹ 20

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

ایٹمی تابکاری کی تباہ کاری

روس اور یوکرین کی جاری جنگ کے تناظر میں ایٹمی تابکاری کی تباہ کاریوں کی کافی چرچا ہے۔ ان تباہ کاریوں اور ہولناکیوں سے جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک عرصہ سے دنیا کو متنبہ کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ایوانوں میں پیارے آقا نے ایٹمی تباہی کی بھیانک تصاویر کھینچتے ہوئے عالمی طاقتوں کو بیدار و ہوشیار کیا۔ پہلے کئی لوگ کہتے تھے کہ جنگ کی یہ باتیں مایوسی پیدا کرتی ہیں اور تیسری عالمی جنگ کو بعید از قیاس خیال کرتے تھے۔ لیکن پیارے آقا خداداد بصیرت و فراست کے طفیل تیسری عالمی جنگ کی ہولناکیوں سے متنبہ کرتے رہے اور عالمی طاقتوں کو ہوشیار و بیدار کرتے رہے۔ پیارے آقا نے انفرادی طور پر عالمی طاقتوں کے سربراہان کو خطوط لکھ کر تیسری عالمی جنگ روکنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی پرزور تحریک فرمائی۔ لیکن ذاتی مفادات، حرص وطمع اور دوسروں کو زیر نگین کرنے کے ارادوں نے ان لوگوں کو ٹھوس اقدامات سے باز رکھا۔ نتیجتاً آج یوکرین اور روس کی جنگ نے نہ صرف روس و یورپ بلکہ پورے عالم کو عالمگیر ایٹمی تباہی کے دہانے کھڑا کیا ہے۔ روسی صدر نے جوہری ہتھیاروں سے لیس فوجی دستوں کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ بی بی سی میں چھپی ایک خبر کے مطابق روس کے پاس ۵۹۷۷، امریکہ کے پاس ۵۴۲۸، چین کے پاس ۳۵۰، فرانس کے پاس ۲۹۰، برطانیہ کے پاس ۲۲۵، پاکستان کے پاس ۱۶۵، انڈیا کے پاس ۱۶۰، اسرائیل کے پاس ۹۰ اور شمالی کوریا کے پاس ۲۰ ایٹمی میزائل ہیں۔ یوکرین میں موجود ایٹمی تنصیبات پر گولہ باری کی رپورٹیں بھی منظر عام پر آرہی ہیں۔ دنیا مختلف بلاکس میں تقسیم ہو رہی ہے۔ نفرت اور عداوت کی خلیج پہلے سے کافی گہری ہوتی جارہی ہے۔

روس اور یوکرین کے تنازعہ کے بارے میں پیارے آقا نے پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ؛

’’جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے سربراہ ہونے کے ناطے مَیں صرف یہی کر سکتا ہوں کہ دنیا کے سیاسی راہ نماؤں کی توجہ اس طرف مبذول کروا دوں کہ وہ عالمی امن کو ترجیح دیتے ہوئے، تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر اپنے قومی مفادات اور دشمنیوں کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اس لیے میری دلی دعا ہے کہ دنیا کے حکمران ہوش سے کام لیں اور انسانیت کی بہتری کے لیے جدوجہد کریں۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ آج بھی اور آئندہ بھی دنیا کے راہ نما جنگ، خون ریزی اور تباہی کے عذاب سے بنی نوع انسان کو محفوظ رکھنے کے لیے بھرپور کردار ادا کریں۔ اور میں دل کی گہرائی سے دعا گو ہوں کہ بڑی طاقتوں کے سربراہ اور ان کی حکومتیں ایسے اقدامات نہ اٹھائیں جو ہمارے بچوں اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کو تباہ کرنے والے ہوں۔ بلکہ ان کی ہر کوشش اور جدوجہد اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہونی چاہیے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کے لیے خوشحال اور پرامن دنیا چھوڑ کر جائیں۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ عالمی راہ نما وقت کی نزاکت کا احساس کرنے والے اور دنیا میں قیامِ امن اور استحکام کو یقینی بنانے کی ذمہ داری کو بہترین انداز سے نبھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام معصوم اور نہتے لوگوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم ہو۔ آمین‘‘۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دنوں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق زیادہ سے زیادہ درود و سلام، استغفار، حسنات دارین کی حصولیابی کی طرف توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو آگ کے عذاب سے بچائے۔ آمین۔

❁❁❁

(نیاز احمد نائک)

قرآن کریم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

(النساء: 60)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”غرض صحابہؓ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اُسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۳۱۹ زیر آیت النساء:۶۰)

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

(بخاری کتاب الأحکام باب السمع وطاعۃ الامام مالم تکن معصیۃ)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جماعت احمدیہ میں خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت پر جو اس قدر زور دیا جاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ جماعتی نظام کو چلانے کے لئے یک رنگی پیدا ہونی ضروری ہے اور اس زمانے کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے کہ مسیح موعودؑ کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہونی ہے وہ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ہونی ہے وہ دائمی خلافت ہے اور جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

(خطبہ جمعہ 9/ جون 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 07 جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یوکے

وقفِ جدید کے 65ویں سال کے آغاز کا پُرشوکت اعلان

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 266 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مومن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس کی راہ میں اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں بلکہ اپنی قوم اور اپنے مشن کو مضبوط کریں۔ اس زمانے میں اسلام کی تعلیم اور تبلیغ کو پھیلانے کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوا ہے اور آپؑ کے ماننے والوں کا بھی یہ فرض ہے کہ آپؑ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے جان، مال اور وقت قربان کریں۔ تمام انبیاء اپنے ماننے والوں کو مالی قربانی کی تلقین کرتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ مومن یقیناً دین کی خاطر مالی قربانیاں کرتے ہیں تا کہ ہمارا خدا کسی طرح راضی ہو جائے اور ہمارے نفس کو ثبات عطا ہو، ہم اپنے ایمان اور ایقان میں مضبوط ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کی مثال دو طرح کی بیان ہوئی ہے۔ ایک وَابِلٌ یعنی موٹے قطروں والی تیز بارش اور دوسرے طَلٌّ یعنی کمزور ہلکی بارش جیسے پھوار یا شبنم۔ زیادہ کشائش رکھنے والا تو دین کی خاطر بہت خرچ کر سکتا ہے لیکن غریب آدمی کو حسرت ہو سکتی ہے کہ میں کس طرح اُس کی برابری کر سکتا ہوں مگر قربانیوں کا پھل اللہ تعالیٰ نے دینا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آج ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔ صحابہ کے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے پاس موجود دو درہم میں سے ایک درہم کی قربانی دی اور ایک شخص نے بے شمار دولت میں سے ایک لاکھ درہم کی قربانی دی جو کہ اس کی دولت کے مقابلے میں بہت کم تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نیتوں کو پھل لگاتا ہے۔ ہمارے ہر عمل پر اُس کی نظر ہے۔ اگر ہمارا ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو جائے تو پھر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حقیقی وارث بن سکتے ہیں۔

وفا و اخلاص میں ترقی اور جوشِ ایمان کے غیر معمولی معیار کے عملی اظہار آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے افراد میں نظر آتے ہیں۔ نومبائعین نے بھی تھوڑے عرصہ میں اس قدر ترقی کر لی ہے کہ دشمن بھی ان کی تبدیلی پر تعجب میں ہے۔ پس خدائی وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت قائم ہی پھلنے پھولنے اور بڑھنے کے لیے ہوئی ہے اور دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

حضور انور نے سیرالیون، چاڈ، ٹوگو، بیلیز، گنی کناکری، گیمبیا، جرمنی، برطانیہ، بھارت، مالی، پولینڈ، تنزانیہ، آئیوری کوسٹ، کیمرون اور گھانا میں افراد جماعت کا مالی قربانی کر کے اپنے ایمان اور یقین کا اظہار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ایمانوں کو ثبات بخشنے کے چند ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فوری نوازنے کی ایک مثال انڈیا کی جماعت یادگیر کی ہے۔ وقف جدید کے مالی سال کے اختتام پر جب انسپکٹر صاحب نے ایک خادم سے چندہ وقف جدید ادا کرنے کی بات کی تو موصوف نے کہا کہ اس وقت میری جیب میں صرف پندرہ سو ہیں جو کسی کو دینے بہت ضروری ہیں۔ اگر میں آپ کو چندہ ادا کرتا ہوں تو اس شخص کو کیسے ادا کروں گا اور ابھی روپے کا مزید انتظام نہیں ہو سکے گا فوری طور پر لیکن بہرحال انہوں نے چندہ میں پندرہ سو روپے ادا کر دیئے۔ کہتے ہیں دوسرے دن

انسپکٹر صاحب، سیکرٹری وقف جدید کے ہمراہ ان کی دوکان پر ملاقات کے لئے گئے تو موصوف نے اپنی جیبوں سے پیسے نکال کے باہر رکھے تو پیسوں کا ڈھیر لگ گیا۔ کہتے ہیں کل جب میں چندہ ادا کر کے گھر پہنچا ہوں تو مجھے بعض ایسی جگہوں سے روپیہ آ گیا اور آج کئی ہزار روپے میرے پاس موجود ہیں جو پہلے رکا ہوا تھا لوگوں نے دینے تھے میرے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی۔

پھر جماعت احمدیہ کیرولائی کا واقعہ سنانے کے بعد حضور انور نے فرمایا: گذشتہ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو 187 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی جبکہ افریقہ میں 105 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اسی طرح 144 مشن ہاؤس قائم ہوئے جن کی اکثریت افریقہ میں ہے اور 45 مشن ہاؤس زیر تعمیر ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں 731 جبکہ ایشین ممالک میں 632 مشن ہاؤسز کرائے پر ہیں۔

حضور انور نے 2022ء میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ 2021ء میں وقفِ جدید کے 64 ویں سال میں افراد جماعت نے ایک کروڑ بارہ لاکھ ستتر ہزار پاؤنڈز کی قربانی دی ہے جو کہ سال 2020ء کی نسبت سات لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ شاملین کی تعداد بھی چودہ لاکھ پینتالیس ہزار ہے۔ دنیا کے اقتصادی حالات کو دیکھتے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ نمبر 1، پھر جرمنی، کینیڈا، امریکہ، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، گھانا، بیلجیم۔ فی کس ادائیگی کے لحاظ سے نمبر 1 امریکہ، پھر سوئٹزرلینڈ، پھر برطانیہ۔ بھارت کے پہلے دس صوبے۔ کیرالہ، جموں کشمیر، تامل ناڈو، تلنگانہ، کرناٹک، اُڈیشہ، پنجاب، ویسٹ بنگال، دہلی، مہاراشٹر۔ وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں۔ حیدر آباد، قادیان، کرولائی، پتھ پیریم، کوئمبٹور، بنگلور، کلکتہ، کالی کٹ، رشی نگر، میلاپالیم۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

فرمودہ 14 جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یو کے

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ التوبۃ آیت 40 کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک روایت کے مطابق سراقہ کے واپس لوٹتے ہوئے نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ سراقہ! تیرا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ سراقہ حیرت زدہ ہو کر پلٹا اور کہا کہ کسریٰ بن ہرمز؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! وہی کسریٰ بن ہرمز۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں کسریٰ کے کنگن، تاج اور کمر بند لایا گیا تو حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا اور انہیں یہ کنگن پہنائے اور فرمایا کہو کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کسریٰ بن ہرمز سے یہ دونوں چھین کر عطا کیں۔ یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ سراقہ کو یہ خوش خبری حنین اور طائف سے واپسی کے سفر کے دوران ان کے اسلام قبول کرنے پر دی گئی تھی۔

سفر ہجرت کے دوران آپؐ کا قافلہ زادِ راہ کی طلب میں امِ معبد کے خیمے کے پاس رکا۔ امِ معبد ایک بہادر خاتون تھیں جو مسافروں کو کھانا کھلایا کرتیں۔ جب آپؐ کا قافلہ وہاں پہنچا تو امِ معبد کی قوم قحط زدہ تھی اور ان کے پاس حضور ﷺ کو پیش کرنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ امِ معبد کی اجازت سے ایک انتہائی لاغر اور کمزور بکری سے آپؐ نے برکت کی دعا کر کے دودھ دوہا تو اس میں بے پناہ برکت پڑی۔

رسول اللہ ﷺ ابھی راستے میں تھے کہ انہیں حضرت زبیرؓ ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آ رہے تھے۔ زبیر نے سفید کپڑوں کا ایک جوڑا آنحضرت ﷺ کو اور ایک حضرت ابو بکرؓ کی نذر کیا۔

چونکہ حضرت ابو بکر بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے اس راستہ سے بارہا آتے جاتے رہتے تھے اس لئے اکثر لوگ ان کو پہچانتے تھے مگر آنحضرتؐ کو نہیں پہچانتے تھے۔ لہٰذا وہ ابو بکرؓ سے پوچھتے تھے کہ یہ تمہارے آگے آگے کون ہے۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے۔ ھٰذَا یَھْدِیْنِیَ السَّبِیْلَ۔ یہ میرا ہادی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ کوئی دلیل یعنی گائیڈ ہے جو راستہ دکھانے کے لئے حضرت ابو بکرؓ نے ساتھ لے لیا ہے۔ مگر حضرت ابو بکرؓ کا مطلب کچھ اور ہوتا تھا۔

آٹھ دن سفر کرتے ہوئے خدائی نصرتوں کے ساتھ آخر کار پیر کے دن

آپؐ قبا پہنچ گئے۔ یہ بستی مدینے سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے آپؐ کی اونٹنیوں کو آتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ قافلہ محمد ﷺ کا ہے۔ اس نے بستی والوں کو آواز دی تو مدینے کا ہر شخص قبا کی طرف دوڑ پڑا۔ مدینے کے اکثر لوگ آپؐ کی شکل سے واقف نہیں تھے، جب قبا سے باہر آپؐ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ بھاگتے ہوئے مدینہ سے آپ ﷺ کی طرف آ رہے تھے تو چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سادگی سے بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ناواقف لوگ حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ کر جو عمر میں گو چھوٹے تھے مگر ان کی داڑھی میں کچھ سفید بال آئے ہوئے تھے اور اسی طرح ان کا لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بہتر تھا یہی سمجھتے تھے کہ ابو بکرؓ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بڑے ادب سے آپؐ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جب یہ بات دیکھی تو سمجھ لیا کہ لوگوں کو غلطی لگ رہی ہے۔ وہ جھٹ چادر پھیلا کر سورج کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہؐ آپ پر دھوپ پڑ رہی ہے میں آپ پر سایہ کرتا ہوں اور اس لطیف طریق سے انہوں نے لوگوں پر ان کی غلطی کو ظاہر کر دیا۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو ہمارے لیے مدینہ روشن ہو گیا اور جب آپؐ فوت ہوئے تو اس دن سے زیادہ تاریک ہمیں مدینے کا شہر کبھی نظر نہیں آیا۔ قبا کے انصار نے آپ کا نہایت پُرتپاک استقبال کیا اور آپؐ کلثوم بن الہدم کے مکان پر فروکش ہوئے۔

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ آپؐ بنو عمرو بن عوف کے محلے میں دس سے زائد راتیں ٹھہرے۔ روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عمرو بن عوف کے لئے مسجد کی بنیاد رکھی جب آپؐ نے اس کی بنیاد رکھی تو سب سے پہلے آپ نے قبلے کی سمت ایک پتھر رکھا پھر حضرت ابو بکرؓ نے ایک پتھر لا کر رکھا پھر حضرت عمرؓ ایک پتھر لے کر آئے اور حضرت ابو بکرؓ کے پتھر کے ساتھ رکھ دیا پھر تمام لوگ تعمیر میں مصروف ہو گئے۔ مسجد قبا کے متعلق مذکور ہے کہ یہی وہ مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔

حضرت ابنِ عباس بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی تمام مساجد جس میں قبا کی مسجد بھی شامل ہے ان کی بنیاد تقویٰ پر ہی رکھی گئی ہے لیکن جس کے متعلق آیت نازل ہوئی تھی وہ مسجد قبا ہی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ قبا میں زائد از دس دن قیام کے بعد جمعے کے روز آنحضرتؐ مدینے کے اندرونی حصّے کی طرف روانہ ہوئے۔ انصار و مہاجرین کی ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھ تھی۔ آپؐ ایک اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابو بکرؓ آپؐ کے پیچھے تھے۔ یہ قافلہ آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔ راستے میں نمازِ جمعہ کا وقت آ گیا اور آنحضرتؐ نے بنو سالم بن عوف کے محلّے میں ٹھہر کر خطبہ دیا اور جمعے کی نماز ادا کی۔ آپؐ جس بھی مسلمان کے گھر کے پاس سے گزرتے وہ جوشِ محبت سے عرض کرتے کہ یا رسول اللہؐ! یہ ہمارا گھر یہ ہمارا مال و جان حاضر ہے، ہمارے پاس آپؐ کی حفاظت کا سامان بھی ہے آپؐ ہمارے پاس تشریف فرما ہوں۔ آپؐ ان کے لیے دعائے خیر کرتے اور آگے بڑھ جاتے۔

آنحضرتؐ نے کچھ عرصہ بعد حضرت زید کو مکے بھجوایا اور وہ آپؐ اور حضرت ابو بکرؓ کے اہل و عیال کو خیریت سے مدینے لے آئے۔ مدینے میں آپؐ نے جو زمین خریدی تھی وہاں سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے مکان بنوائے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت ابو بکرؓ سُنح میں خبیب بن اساف کے ہاں ٹھہرے۔ سُنح مدینہ کے مضافات میں ایک جگہ ہے جو مسجد نبوی سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر تھی۔ حضرت خبیب کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے تھا۔ ایک قول کے مطابق حضرت ابو بکرؓ کی رہائش حضرت خارجہ بن زید کے ہاں تھی۔ بعض روایات کے مطابق آپؓ نے سُنح میں ہی اپنا مکان اور کپڑا بنانے کا کارخانہ بنا لیا تھا۔ اس سے کاروبار کیا۔

حضورِ انور نے 4 مرحومین کا ذکر خیر فرمانے کے بعد نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ (1) مکرم چودھری اصغر علی کلار صاحب مرحوم اسیر راہِ مولیٰ (2) مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن وکالت علیا ربوہ۔ (3) مکرم کرنل ریٹائرڈ ڈاکٹر عبد الخالق صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ۔

فرمودہ 21 جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یوکے

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ مدینہ پہنچنے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی دو مسلمان بچوں سہل اور سہیل کی جس جگہ پر آکر بیٹھی تھی اُس زمین کو آپؐ نے مسجد اور اپنے حجرات کی تعمیر کے لیے پسند فرماتے ہوئے دس دینار میں خرید لیا جس کی ادائیگی حضرت ابوبکرؓ کے مال سے کی گئی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے دعا مانگتے ہوئے سنگ بنیاد رکھا اور حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ اپنا پتھر میرے پتھر کے ساتھ رکھو۔ مسجد نبوی کی تعمیر کا تمام کام اور بعد ازاں محرم 7ھ ہجری میں غزوہ خیبر کی فتح کے بعد اس کی توسیع اور تعمیر نَو میں آپؐ نے بھی صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر حصہ لیا۔

مؤاخات دو مرتبہ ہوئی۔ پہلی مرتبہ ہجرت سے قبل مکہ میں آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ دوسری مرتبہ ہجرت کے بعد مدینہ میں آنحضرتؐ نے حضرت انس بن مالکؓ کے گھر میں پچاس مہاجرین اور پچاس انصار کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ غزوہ بدر پر روانگی سے قبل صحابہؓ کے پاس ستّر (70) اونٹ تھے۔ ایک ایک اونٹ تین تین آدمیوں کے باری باری سوار ہونے کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ بدر کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے تجارتی قافلے کی روک تھام کے لیے مدینہ سے نکلے جو شام کی طرف سے آرہا تھا لیکن جب آپؐ کو خبر ملی کہ قریش کا ایک لشکر انتہائی تیز رفتاری سے اس قافلے کو بچانے کے لیے نکل پڑا ہے تو آپؐ نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب فرمایا۔ اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بہت عمدہ گفتگو کی۔ حضرت ابوبکرؓ کی بہادری کے بارے میں حضرت علیؓ سے ایک روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک دفعہ فرمایا کہ صحابہ میں سب سے زیادہ بہادر اور دلیر حضرت ابوبکرؓ تھے۔ جب بدر کا دن تھا ہم نے رسول اللہؐ کے لئے سائبان تیار کیا پھر ہم نے کہا کہ کون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تا کہ آپؐ تک کوئی مشرک نہ پہنچ پائے تو اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی آپؐ کے قریب نہ گیا مگر حضرت ابوبکرؓ تلوار کو سونتے ہوئے رسول اللہؐ کے سر کے پاس کھڑے ہو گئے کہ رسول اللہؐ کے پاس کوئی مشرک نہیں پہنچے گا مگر پہلے وہ ابوبکر سے مقابلہ کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ بدر والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کو بلند آواز سے مسلسل پکارتے رہے کہ اے اللہ! تُو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اُسے پورا فرما۔ اگر تُو نے مسلمانوں کا یہ گروہ ہلاک کر دیا تو زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا آپؐ کی اپنے ربّ کے حضور الحاح سے بھری ہوئی دعا کافی ہے وہ اپنے وعدے ضرور پورے فرمائے گا۔

جنگ بدر میں حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبدالرحمٰن کفار کی جانب سے لڑنے کے لیے آئے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اپنے والد حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ بدر کے دن آپؓ میرے سامنے واضح نشان و ہدف پر تھے لیکن مَیں نے آپؓ کو قتل نہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: خدا نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا اس لیے تُو بچ گیا ورنہ خدا کی قسم! اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو ضرور مار ڈالتا۔ مدینہ پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کل کو انہی میں سے فدایانِ اسلام پیدا ہو جائیں۔ چنانچہ بعد میں اسی کے مطابق الٰہی حکم نازل ہوا۔

غزوہ احد مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان ہوا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ آپؐ کے ارد گرد صرف دو آدمی ہی رہ گئے۔ ان جان نثاروں میں حضرت ابوبکرؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن وقاصؓ، ابو دجانہ انصاریؓ، سعد بن معاذؓ اور طلحہ انصاریؓ کے نام خاص طور پر مذکور ہوئے ہیں۔

حضرت ابوعبیدہؓ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ طلحہؓ کے پاس آئے تو دیکھا کہ اُن کے جسم پر نیزے، تلوار اور تیروں کے کم و بیش ستّر (70) زخم تھے اور اُن کی انگلی بھی کٹی ہوئی تھی تو انہوں نے اُن کی مرہم پٹی کی۔ غزوہ احد کے بعد آنحضرتؐ نے احتیاطاً ستّر (70) صحابہ کی ایک جماعت جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیرؓ بھی شامل تھے۔

فرمودہ 28 جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یو کے

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہفتے کے دن احد سے تشریف لائے تو اگلے ہی روز علی الصبح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے قریش کے دوبارہ حملے سے متعلق مشاورت اور تیاری کی خبر دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے مشورے کے بعد دشمن سے مقابلے کے لیے روانگی کا فیصلہ کیا اور اعلان کروادیا کہ ہمارے ساتھ وہی نکلے جو گذشتہ روز لڑائی میں شامل تھا۔ اس موقعے پر آپؐ نے اپنا جھنڈا حضرت علیؓ یا ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کے سپرد فرمایا۔ مسلمانوں کا یہ قافلہ ابھی مدینے سے آٹھ میل کے فاصلے پر حمراء الاسد ہی پہنچا تھا کہ مشرکین نے خوف محسوس کرتے ہوئے مدینے کا ارادہ ترک کر دیا اور واپس مکّے روانہ ہو گئے۔

غزوہ بنونضیر چار ہجری میں ہوا۔ نبی کریم ﷺ دس صحابہ بشمول حضرت ابوبکرؓ بنو عامر کے دو مقتولوں کی دیت وصول کرنے یہودیوں کے پاس پہنچے۔ غزوہ بدر الموعد چار ہجری کا واقعہ ہے۔ ابوسفیان نے احد سے واپسی پر اعلان کیا تھا کہ آئندہ سال ہماری ملاقات بدر الصفراء کے مقام پر ہو گی ہم وہاں جنگ کریں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا اسے کہو ان شاء اللہ۔ بدر مدینے سے جنوب مغرب میں 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کرے گا اپنے نبی ﷺ کو عزت دے گا۔ ہم نے قوم کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور ہم اس کی خلاف ورزی پسند نہیں کرتے۔ وہ یعنی کفار اسے بزدلی شمار کریں گے۔ آپؐ وعدہ کے مطابق تشریف لے چلیں۔ بخدا اس میں ضرور بھلائی ہے۔ یہ جذبات سن کر آپؐ بہت خوش ہوئے۔ آنحضور ﷺ پندرہ سو صحابہ کے ساتھ بدر روانہ ہوئے لیکن ابوسفیان لشکر کے ساتھ وہاں نہ آیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اسلامی لشکر آٹھ دن بدر میں ٹھہرا رہا یہاں صحابہ نے میلے میں تجارت کر کے کافی نفع کمایا حتیٰ کہ اپنے راس المال کو دوگنا کر لیا۔

غزوہ بنو مصطلق شعبان پانچ ہجری میں ہوا۔ ایک روایت کے مطابق اس موقع پر مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابوبکرؓ کے پاس تھا۔ واقعہ افک یعنی حضرت عائشہؓ بنتِ حضرت ابوبکرؓ پر منافقین کی طرف سے تہمت لگائے جانے کا واقعہ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر پیش آیا۔ حضرت ابوبکرؓ جو مسطح بن اثاثہ کو بوجہ قریبی رشتے داری کے خرچ دیا کرتے تھے جب اللہ نے حضرت عائشہؓ کی بریت نازل فرمادی تو حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ وہ آئندہ مسطح بن اثاثہ کو خرچ نہیں دیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے مسطح کا خرچ دوبارہ شروع کر دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں اسی بنا پر اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ میں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلق باخلاق اللہ ہو جائے مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہو گی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔

قریشِ مکّہ اور مسلمانوں کے درمیان تیسرا بڑا معرکہ غزوۂ احزاب شوّال پانچ ہجری میں ہوا۔ مدینے کی شمالی سمت جو کھلی تھی چھ دن میں اُس جانب تقریباً ساڑھے تین میل خندق کھود دی گئی۔ جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو ٹوکریاں نہ ملتیں تو جلدی میں اپنے کپڑوں میں مٹی منتقل کرتے۔ حضرت ابوبکرؓ مسلمانوں کے ایک حصّے کی قیادت کر رہے تھے اور بعد میں اس جگہ ایک مسجد بنادی گئی جسے مسجدِ صدیق کہا جاتا تھا۔

آخر میں حضورِ انور نے مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد گوندل صاحب، مکرم میر عبدالوحید صاحب اور مکرم سیّد وقار احمد صاحب آف امریکہ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرما کر تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔ ❁❁❁

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 27)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: نکاح میں لڑکی کی طرف سے اس کے بہنوئی کے بطور ولی نکاح تقرر کی بابت نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 30/ اگست 2020ء میں درج ذیل ہدایات فرمائیں:

جواب: لڑکی کے نکاح کے لیے اس کے والد یا بھائی کے موجود نہ ہونے کی صورت میں لڑکی کے عصبی رشتہ داروں میں سے جو درجہ کے لحاظ سے اس کے زیادہ قریب ہو گا وہی اس کا ولی ہو گا، بشرطیکہ وہ لڑکی کے مفاد کو ہر اعتبار سے پیش نظر رکھنے والا ہو جیسا کہ خود لفظ ولی اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔

لیکن اگر لڑکی کا کوئی عصبی رشتہ دار بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں پھر خلیفۃ المسیح اس کے ولی ہیں، اور ایسی بچی کے نکاح کے لیے وکیل کا تقرر نظام جماعت کے ذریعہ ہو گا اور یہی جماعت احمدیہ کا دستور ہے۔

سوال: شرطی طلاق کی بابت محترم ناظم صاحب دار الافتاء ربوہ کی ایک رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 25/ ستمبر 2020ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

جواب: میرے نزدیک تو شرطی طلاق کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات بہت واضح ہیں اور ان حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایسی طلاق جس میں کوئی شرط رکھی گئی ہو، اس شرط کے پورا ہو جانے پر یہ طلاق مؤثر ہو جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جن ارشادات کا ذکر فرمایا ہے، وہ قارئین کے استفادہ کے لیے ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ (مرتب)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شرطی طلاق: اس پر فرمایا کہ ”اگر شرط ہو کہ فلاں بات ہو تو طلاق ہے اور وہ بات ہو جائے تو پھر واقعی طلاق ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر فلاں پھل کھاؤں تو طلاق ہے اور پھر وہ پھل کھالے تو طلاق ہو جاتی ہے۔“ (البدر نمبر 21 جلد 2 مورخہ 12/ جون 1903ء صفحہ 162)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ تحریر فرماتے ہیں: ”حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب (محمد حسین بٹالوی۔ ناقل) کا یہ عقیدہ کسی طرح بھی صحیح اور درست نہیں ہے کہ حدیث قرآن شریف پر مقدم ہے۔ ناظرین! سننے کے لائق یہ بات ہے کہ چونکہ قرآن شریف وحی متلو ہے اور تمام کلام مجید رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا اور یہ کلام الٰہی تھا۔ اور حدیث شریف کا ایسا انتظام نہیں تھا اور نہ یہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لکھی گئی تھیں۔ اور وہ مرتبہ اور درجہ جو قرآن شریف کو حاصل ہے وہ حدیث کو نہیں ہے کیونکہ یہ روایت در روایت پہنچی ہیں۔ اگر کوئی شخص اس بات کی قسم کھاوے کہ قرآن شریف کا حرف حرف کلام الٰہی ہے اور جو یہ کلام الٰہی نہیں ہے تو میری بیوی پر

طلاق ہے تو شرعاً اس کی بیوی پر طلاق وارد نہیں ہوسکتا۔ اور جو حدیث کی نسبت قسم کھالے اور کہے کہ لفظ لفظ حرف حرف حدیث کا وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے منہ سے نکلا ہے۔ اگر نہیں ہے تو میری جورو پر طلاق ہے تو بے شک وشبہ اس کی بیوی پر طلاق پڑ جاوے گا۔ یہ حضرت اقدس کی زبانی تقریر کا خلاصہ ہے۔ (تذکرۃ المہدی، مؤلفہ حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ صفحہ 161 مطبوعہ جون 1915ء)

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

ایک صاحب نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر میں تمہیں اس مکان پر بلاؤں یا تم خود آؤ تو تم پر طلاق۔ اب وہ اپنی بیوی کو اس مکان پر بلانا چاہتے ہیں۔ جواب لکھا گیا کہ اس مکان میں آجانے پر ایک طلاق واقع ہوگا جس سے اُسی وقت بلا نکاح رجوع ہوسکتا ہے۔ اگر مدت گزر جائے تو پھر بالنکاح رجوع ہوگا۔ (اخبار الفضل قادیان دارالامان جلد 2 نمبر 113 مورخہ 14/مارچ 1915ء صفحہ 2)

سوال: ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ کیا نفس اور روح ایک ہی چیز ہے؟ نیز خطبہ عید کے حوالے سے دارقطنی میں مندرج ایک حدیث کہ حضور ﷺ نے نماز عید کے بعد فرمایا کہ ہم خطبہ دیں گے، جو چاہے سننے کے لیے بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے چلا جائے، تحریر کر کے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ حدیث درست ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20/اکتوبر 2020ء میں ان سوالات کے درج ذیل جوابات تحریر فرمائے:

جواب: قرآن کریم میں روح اور نفس کے الفاظ مختلف جگہوں پر مختلف معانی میں آئے ہیں۔ روح کا لفظ کلام الٰہی، فرشتوں، حضرت جبرائیل، انبیاء اور اس روح کے معانی میں بیان ہوا ہے جو بحکم الٰہی ایک خاص وقت پر انسانی قالب میں نمودار ہوتی ہے۔ جبکہ نفس کا لفظ جان، سانس، شخص، ذی روح چیز، دل، ہستی اور شعور وغیرہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ لغوی اعتبار سے روح کا لفظ اس چیز کے لیے بولا جاتا ہے جس کے ذریعہ نفوس زندہ رہتے ہیں یعنی زندگی۔ اسی طرح روح کا لفظ پھونک، وحی و الہام، جبرائیل، امر نبوت، خدا تعالیٰ کے فیصلہ اور حکم کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیز جسم کے مقابل پر ایک چیز جو حیوان کو باقی چیزوں سے ممتاز کرتی اور انسان کو باقی حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے اور جو انسان کو باخدا بنا دیتی ہے اسے بھی روح کہا جاتا ہے۔

جبکہ نفس کا لفظ لغوی اعتبار سے جسم، شخص، روح، جسم اور روح کا مجموعہ انسان، عظمت، عزت، ہمت، ارادہ،، خود وہی چیز اور رائے وغیرہ کے لیے بولا جاتا ہے۔

قرآن کریم اور احادیث کے مطالعہ سے نفس اور روح میں ایک فرق یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس پر قابو پانے، اس کی اصلاح کرنے اور اس میں تبدیلی پیدا کرنے کی ایک حد تک قدرت اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہے۔ اسی لیے قرآن کریم نے نفس کی تین حالتیں (امارہ، لوامہ اور مطمئنہ) بیان فرمائی ہیں۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ بہادر وہ نہیں جو کُشتی میں مدمقابل کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ جبکہ روح کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہے اور انسان کو اس پر قدرت نہیں دی۔ جیسا کہ فرمایا:

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 86)

یعنی تو کہہ دے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔ اسی طرح اسلام نے روح کے بارہ میں سوالات کرنے کو بھی پسند نہیں فرمایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عربی تصنیف نور الحق میں سورت النبا کی آیت

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا ۙ لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا۔ (آیت 39)

کی تفسیر میں روح کے معانی بیان فرماتے ہوئے ساتھ نفس کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں، نیز حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے دونوں کا فرق بھی بخوبی واضح ہوجاتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں... اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا یعنی ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا

ہے۔ یہ اس لیے کیا کہ تا وہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنے تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نفس کی آمیزش نہیں۔ پھر جان کہ انبیاء ایک ہی جان کی طرح ہیں... وہ اپنے نفس اور اپنے جنبش اور اپنے سکون اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلی فنا ہو گئے اور ان میں بجز روح القدس کے کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں ان کے تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں پس ان کا نام اس نے روح یعنی روح القدس رکھا تا کہ اس لفظ سے ان کی شان کی بزرگی اور ان کے دل کی پاکیزگی کھل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تا کہ خدا تعالیٰ لوگوں پر ان کا مقام انقطاع ظاہر کرے اور تا کہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلادے اور بخدا یہی بات حق ہے۔''

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ 73، 74 ایڈیشن اوّل)

جہاں تک خطبہ عید کے سننے سے رخصت پر مبنی حدیث کا تعلق ہے تو یہ حدیث جسے آپ نے دار قطنی کے حوالے سے اپنے خط میں درج کیا ہے، سنن ابی داؤد میں بھی روایت ہوئی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ حضور ﷺ نے خطبہ عید کے سننے کی اس طرح تاکید نہیں فرمائی جس طرح خطبہ جمعہ میں حاضر ہونے اور اسے مکمل خاموشی کے ساتھ سننے کی تاکید فرمائی ہے۔ اسی بنا پر علماء و فقہاء نے خطبہ عید کو سنت اور مستحب قرار دیا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ حضور ﷺ نے عید کے لیے جانے اور دعاء المسلمین میں شامل ہونے کو نیکی اور باعث برکت قرار دیا ہے اور اس کی یہاں تک تاکید فرمائی کہ ایسی خاتون جس کے پاس اپنی اوڑھنی نہ ہو وہ بھی کسی بہن سے عاریۃً اوڑھنی لے کر عید کے لیے جائے۔ اور ایام حیض والی خواتین کو بھی عید پر جانے کی اس ہدایت کے ساتھ تاکید فرمائی کہ وہ نماز کی جگہ سے الگ رہ کر دعا میں شامل ہوں۔

سوال: موبائل فونز کی مختلف Apps کے ذریعہ آن لائن پیسہ لگا کر پیسہ جیتنے کے کھیل میں شامل ہونے نیز چھوٹے بچوں کی سالگرہ منانے اور سوشل میڈیا پر ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کے متعلق سوالات پر مبنی محترم ناظم صاحب دار القضاء قادیان کے خط کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20/ اکتوبر 2020ء میں درج ذیل جوابات ارشاد فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: ان دونوں سوالوں کا قضاء کے ساتھ تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن آپ کے علم کے لیے جواب دے رہا ہوں کہ کسی بھی صورت میں اس طرح پیسہ لگا کر کھیلنا جس میں ہارنے کی صورت میں اپنا پیسہ ضائع ہو جائے اور جیتنے کی صورت میں کچھ زائد ملے جوا کہلاتا ہے جسے اسلام نے کلیۃً حرام قرار دیا ہے۔ یہ کھیل چاہے آمنے سامنے بیٹھ کر کھیلا جائے، یا لاٹری کی شکل میں کھیلا جائے یا مختلف Apps کے ذریعہ آن لائن پیسہ لگا کر کھیلا جائے، تمام صورتوں میں جوا ہی کہلاتا ہے جو منع ہے۔

گھر پر چھوٹے بچوں کی گھر والوں کے ساتھ اس طرح سالگرہ منانا اور کیک وغیرہ کاٹ لینا جس میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہو، فضول خرچی نہ ہو اور کوئی غیر اسلامی حرکت نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ کچھ صدقہ بھی دینا چاہیے اور بچوں کو یہ بھی تلقین کرنی چاہیے کہ وہ اس روز خاص طور پر نوافل ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے انہیں صحت والی زندگی عطا فرمائی اور آئندہ زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگیں۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی Virtual ملاقات مورخہ 19/ دسمبر 2020ء میں ناصرات کی تربیت کے بارے میں حضور انور نے فرمایا:

جواب: شروع میں ہی بچیوں کو بتائیں کہ تمہارا لباس حیادار ہونا چاہیے۔ جب وہ بڑی ہوں اور لجنہ میں شامل ہوں تو پھر ان کو پتا ہونا چاہیے کہ حیا دار لباس کے ساتھ حجاب کا حکم بھی اللہ تعالیٰ کا ہی ہے، قرآن کریم میں ہی ہے۔ تو جو بچپن سے ان کو ٹریننگ دیں گی تو تبھی وہ لجنہ میں آ کے اور

معیار کبیر کی ناصرات بن کے حیادار لباس پہنیں گی۔ ان کو بچپن میں بتائیں کہ ابھی عمر چھوٹی ہے لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اس لیے تم لوگ حیادار لباس پہنو۔ پھر جب بڑی ہوں تو حیادار لباس کے ساتھ حجاب بھی ہو۔ جب حجاب ہوتا ہے تو حجاب خود اثر ڈال رہا ہوتا ہے بہت ساری برائیوں سے (بچانے کے لیے) اور Mixing Up سے، مردوں کے ساتھ باتیں کرنے سے اور ان کے ساتھ دوستیاں لگانے سے۔ جو لڑکیاں یونیورسٹی اور کالج میں جاتی ہیں ان کو خود ہی احساس پیدا ہو رہا ہوتا ہے کہ ہمارا حجاب جو ہے اس کا ہم نے پاس کرنا ہے۔ تو اگر بچپن سے آپ تربیت کر دیں، ناصرات کی عمر میں تو لجنہ کے سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ لجنہ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ اس لیے بہت بڑا کام ہے جو ناصرات کا ہے۔ تو ابھی سے تربیت کر لیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ کیونکہ جب کالج اور یونیورسٹی میں یہ لڑکیاں جائیں گی تب ان کو پتا ہونا چاہیے کہ ہم کیا ہیں؟ پھر ان کو پتا ہونا چاہیے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ بہت ساری بچیوں کو یہی نہیں پتا، قرآن بھی پڑھا دیتی ہیں، حدیث بھی پڑھا دیتی ہیں لیکن ان کو یہی نہیں پتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیوں آئے؟ جب ہمارے پاس قرآن بھی ہے، ہمارے پاس حدیث بھی ہے، ہمارے پاس آخری رسول بھی ہے، ﷺ۔ تو مسیح موعود کی ضرورت کیا ہے؟ یہ باتیں بچپن سے ہی پتا ہونی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ آئے تو کیوں آئے اور کس لیے آئے؟ اس لیے آئے کہ یہ بھی آنحضور ﷺ کی ہی پیشگوئی تھی۔ اس کو پورا کرنے آئے۔ تو یہ چیزیں جو ہیں یہ بچپن سے ذہنوں میں ہونی چاہئیں۔ اور جب یہ بنیادی چیزیں ہوں گی تو تبھی وہ آگے بڑھیں گی۔ بڑے بڑے مسائل تو لوگ سیکھ ہی لیتے ہیں۔ بنیادی چیزیں ان کو سکھا دیں، یہ پتا ہو کہ میرا ایمان کیا ہے، میں کیوں احمدی ہوں، میری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اور اس کے بعد پھر دیکھیں کہ آپ کی لجنہ کی اگلی نسل جو آئے گی وہ اس سے بہت بہتر ہو گی جو موجودہ لجنہ کی نسل ہے۔

سوال: اسی Virtual ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک سوال کے جواب میں ٹیم ممبر کے طور پر کام کرنے اور دوسروں کو ٹریننگ دینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جواب: خود کام کرنا اور اچھا کام کرنا کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کی ایک Personal کوالٹی ہے، جو ٹھیک ہے۔ خود کام کر لیا، اچھا کام کر لیا، اچھی رپورٹیں دے دیں، بہت اچھا کیا۔ لیکن اس کے ساتھ اگر آپ نے اپنی ٹیم نہیں بنائی۔ اپنی سیکنڈ لائن نہیں بنائی جو آپ کے کام کو بعد میں سنبھال سکے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ خود کام کرنا اصل کام نہیں ہے، اصل کام یہ ہے کہ اس کام کو جاری رکھنے کے لیے اپنی ایک ٹیم بنانا اور ایک سیکنڈ لائن کا تیار کرنا تا کہ جب آپ کی عمر بڑی ہو جائے (میں نہیں کہتا کہ آپ عمر کی بڑی ہو چکی ہیں) لیکن جب آپ کی عمر بڑی ہو جائے تو پھر کم از کم دوسری کام کرنے والیاں آپ کو مل سکیں۔ تو ہر لجنہ سیکرٹری جو یہاں بیٹھی ہے اس کا کام ہے۔ یہ نہ دیکھے کہ میری عمر چالیس سال ہے یا پینتالیس سال ہے یا پینتیس سال ہے یا پچاس سال ہے۔ آپ نے پھر بھی اپنی ایک سیکنڈ لائن تیار کرنی ہے۔ ٹھیک ہے؟ اور یہی احساس صدر صاحبہ کو ساری مجالس میں جو آپ کے ملک میں ہیں، ان کے اندر پیدا کرنا چاہیے۔ اور ان کی سیکرٹریان کو اور صدرات کو بھی کہنا چاہیے تا کہ آئندہ آپ کو کام سنبھالنے والیاں ملتی چلی جائیں جن کو سسٹم کا بھی پتا ہو۔ جب کام سر پہ پڑتا ہے تو آدمی سنبھال ہی لیتا ہے یہ تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ کے پاس لائحہ عمل ہے، آپ کے پاس دستور اساسی ہے، آپ کام کر لیں گی لیکن اگر آپ پہلے سے سسٹم میں Involve ہیں تو جب آپ پہ نئی ذمہ داری پڑے گی تو آپ اس کام کو بہتر طریقے سے سنبھال سکیں گی۔

سوال: سیکرٹری صاحبہ تبلیغ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جواب: رپورٹیں لینے کے لیے بیعتیں نہیں کرانی۔ اس لیے تبلیغ کرنی ہے کہ ہمیں ان لوگوں سے ہمدردی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لائیں اور اس ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم ان کو اسلام کا صحیح پیغام پہنچائیں۔ اور پھر اس کا تقاضا ساتھ یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو بھی Improve کریں اور اپنا بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ سیکرٹری تبلیغ کا اپنا بھی براہ راست اللہ سے تعلق ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

سوال: اسی Virtual ملاقات مورخہ 19/دسمبر 2020ء میں اس

سوال کہ ہم اپنی میٹنگز میں حاضری کس طرح بڑھا سکتے ہیں؟ کا جواب عطا فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جواب: بس پیچھے پڑے رہیں، پیار سے سمجھاتے رہیں۔ عہدیدار بن کے لوگوں کے پیچھے نہ پڑیں۔ بڑی بہن بن کے پڑیں یا چھوٹی بہن بن کے پڑیں، اماں بن کے پیچھے پڑی رہیں تو لوگ آجائیں گے۔ ہمارا کام ہے مستقل کہتے رہنا۔ میٹنگز میں دلچسپی کے پروگرام بھی رکھا کریں۔ انہی کو Involve کریں جو نہیں آتیں، انہی سے تقریر کروا دیا کریں تو آپ ہی آجائیں گی۔ ❁❁❁

گمشدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ کی رسید بک نمبر 5471 گم ہوگئی ہے۔ اس رسید بک کو کینسل کیا جاتا ہے۔ اس رسید بک پر چندہ وصول نہیں کیا جاسکتا۔ یہ رسید بک اب قابل استعمال نہیں ہے اور اخراج کر دی گئی ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

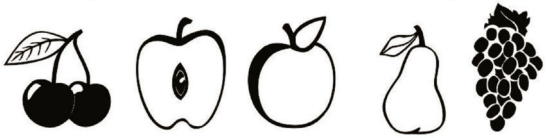

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

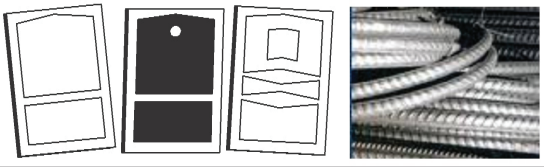

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415

AL-BADAR

STEEL & ROLLING SHUTTERS

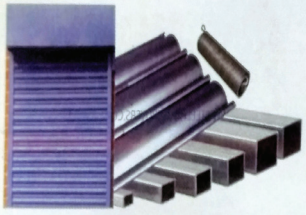

ALL KINDS OF IRON STEEL
- SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
- ROUND RODS, SQUARE RODS.
- ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
- BEARINGS, FLATS.
- SPRINGS, ANGLES.

Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK

TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

حضرت مسیح موعودؑ کی راست گفتاری

طارق احمد ادریس مربی سلسلہ

تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔'

(تذکرۃ الشہادتین، صفحہ ۶۲)

'میری ایک عمر گزر گئی ہے مگر کون ثابت کر سکتا ہے کہ کبھی میرے منہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب میں نے محض للہ انسانوں پر جھوٹ بولنا متروک رکھا اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان کیا تو پھر میں خدا تعالیٰ پر کیوں جھوٹ بولتا۔' (حیات احمد جلد اول، صفحہ ۱۲۶)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مشہور اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے دعویٰ کے بعد آپ کی شدید مخالفت کی۔ مگر اس سے پہلے انہوں نے آپ کی کتاب براہین احمدیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

'موءلف براہین احمدیہ مخالف وموافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیز گار اور صداقت شعار ہیں۔'

(اشاعۃ السنۃ جلد ۷، صفحہ ۹)

مولانا ابوالکلام آزاد صاحب

ہندوستان کے مشہور عالم دین اور مفسر قرآن اور صحافی ابوالکلام آزاد گواہی دیتے ہیں۔

'کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق وعادات اور کیا بلحاظ خدمات وحمایت دین مسلمانان ہند میں ان کو ممتاز، برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہنچا دیا۔'

(اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

وکیل کی گواہی

جوانی میں آپ کی راستبازی اور سچ گوئی کا شہرہ تھا۔ آپ نے کئی خاندانی مقدمات میں اپنے خاندان کے خلاف گواہی دی اور ان کی ناراضگی مول لی مگر سچ کا دامن نہ چھوڑا۔ دعویٰ سے پہلے ایک عیسائی نے آپ کے خلاف مقدمہ کیا جس میں آپ کے وکیل کے مطابق جھوٹ بولے بغیر نجات نہ تھی۔ مگر آپ نے جھوٹ بولنے سے انکار کر دیا۔ اور خدا نے آپ کو فتح دی۔ اس مقدمہ میں آپ کے وکیل فضل الدین صاحب آپ کی اس فوق العادت راست گفتاری کے گواہ تھے۔ وہ کہتے ہیں۔

'مرزا صاحب کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا میں قائل ہوں۔ ۔۔۔ میں انہیں کامل راستباز یقین کرتا ہوں۔'

(الحکم ۱۴ نومبر ۱۹۳۴ء)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک مقام پر عباد الرحمان یعنی اپنے نیک بندوں کی

خصوصیات بیان فرماتا ہے جن میں سے ایک یہ بیان فرمائی ہے کہ :وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان: ۷۳) اور یہ وہ (اللہ تعالیٰ کے نیک) بندے ہیں جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔

ایک اور موقع پر ان الفاظ میں نصیحت فرمائی:وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا (الاحزاب: ۷۱) اور تم ہمیشہ صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف اور گناہ جہنم کی طرف لے کر جاتا ہے اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو اللہ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

یہ بات بالکل سچ ہے کہ انسان اگر بغیر چاہے بھی ایک جھوٹ ہی بول دے تو اسے چھپانے کے لئے کئی ایک جھوٹ اور بولنے پڑتے ہیں اور آخر کار فائدہ حاصل کرنے کی بجائے نقصان اُٹھانا پڑتا ہے جبکہ شرمندگی الگ ہوتی ہے۔ اس لیے یہ کہنا کہ مجھے مجبوراً جھوٹ بولنا پڑا بالکل غلط بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں۔ مگر میں کیوں کر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ کی سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ جو شخص سچائی کو اختیار کریگا کبھی نہیں ہو سکتا کہ غریب ہو اور خدا تعالیٰ جیسا کوئی اور مضبوط قلعہ اور حصار نہیں۔''

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۳۹، ۲۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔''

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 293۔ حاشیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۳)

پھر آپؑ نے فرمایا: ''سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔ خدا کو راضی کرے پھر کسی سے خوف نہ کھائے اور نہ کسی کی پرواکرے۔ ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی مَوردِ عذاب ہو جاوے مگر یہ سب کچھ بھی تائید غیبی اور توفیق الٰہی کے سوا نہیں ہو سکتا صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل شامل حال نہ ہو۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا (النساء:۲۹)۔ انسان ناتواں ہے، غلطیوں سے پُر ہے، مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے۔ اور تائیداتِ غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنادے۔ (ملفوظات جلد پنجم، طبع جدید، صفحہ ۵۴۳)

پھر آپؑ نے فرمایا: ''صدیق مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی جو بالکل راستبازی میں فنا شدہ ہو اور کمال درجہ کا پابند، راستباز اور عاشقِ صادق ہو۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ جب ایک شخص اس درجہ پر پہنچتا ہے تو وہ ہر قسم کی صداقتوں اور راستبازیوں کا مجموعہ اور ان کو کشش کرنے والا ہو جاتا ہے۔ جس طرح پر صدیق کمالاتِ صداقت کا جذب کرنے والا ہوتا ہے۔... صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے دور بھاگتا ہے اور عہد کر لیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا، جھوٹی گواہی نہ دوں گا اور نہ جذبہ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا

کلام کروں گا، نہ لغو طور پر، نہ کسب خیر اور دفع شر کے لئے۔

بعضوں کا خیال ہے کہ مصلحتاً بعض موقعوں پر جھوٹ بولنا جائز ہے۔ فلاں غلط بات کرنے سے فلاں بہتری پیدا ہو سکتی ہے تعلقات میں یا رفع شر میں کر رہا ہوں غلط کام کر کے۔ یا ایسی صورت حال پیدا ہو گئی تھی جہاں جھوٹ بولنا جائز ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے۔ فرماتے ہیں یعنی یہ عہد کرے کہ کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا۔ ''اور جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا اِیَّاکَ نَعْبُدُ پر ایک خاص عمل کرتا ہے اور اس کا وہ عمل اعلیٰ درجہ کی عبادت ہوتی ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے آگے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن ہے خواہ یہ اس کے منہ سے نکلے یا نہ نکلے لیکن اللہ تعالیٰ جو مبدء الفیوض ہے اور صدق اور راستی کا سرچشمہ ہے'' (جہاں سے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور فیض نکلتے ہیں اور سچائی اور راستی کا دکھانے والا ہے) اللہ تعالیٰ اس کو ضرور مدد دے گا اور صداقت کے اعلیٰ اصول اور حقائق اس پر کھول دے گا مثلاً جیسے کہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو تاجر اچھے اصولوں پر چلتا ہے اور راستبازی اور دیانتداری کو ہاتھ سے نہیں دیتا اگر وہ ایک پیسے سے بھی تجارت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک پیسے کے بدلے لاکھوں روپے دے دیتا ہے۔

اسی طرح جب عام طور پر ایک انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے۔ صدق مجسم قرآن شریف ہے اور پیکرِ صدق آنحضرت ﷺ کی مبارک ذات ہے اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اس صدق تک پہنچ جاتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے معارف قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں۔ مَیں اس بات کے ماننے کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ہوں کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھ بھی سکے۔ اس لئے کہ اس کے قلب کو اس سے مناسبت ہی نہیں کیونکہ یہ تو صدق کا چشمہ ہے اور اس سے وہی پی سکتا ہے جس کو صدق سے محبت ہو''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۶۵۔۳۶۶)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ''مَیں نے غور کیا ہے قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دوکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان کو رجس کے ساتھ رکھا ہے۔ مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔ (یعنی ہر طرح کے جھوٹ سے پرہیز جب تک نہیں ہوتا)۔.....

پھر آپ نے فرمایا: ''خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے (ہم احمدی جو ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا کہ ''خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۰۔۱۲۱)

''قرآن شریف نے دروغگوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31)۔ یعنی بُتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔'' (دونوں پلید ہیں۔ دونوں گندے ہیں ان سے پرہیز کرو۔) (نور آپؑ فرماتے ہیں ''یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیادار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں۔'' آپ فرماتے ہیں ''مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ لکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟'' (کبھی ہو سکتا ہے کہ سچ بولنے والے کو سزا دے؟) فرماتے ہیں ''اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں''۔ فرماتے ہیں ''اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ وہ سزا ان کی بعض اَور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے''۔ (اگر کسی جرم میں پھنس

گئے اور سچ بولا اور سزا مل گئی۔ اس وقت نیکی کا ایک عارضی دَور آیا اور سچ بول دیا اور سزا مل گئی تو انسان یہ نہ سمجھے کہ یہ سزا مجھے اس وجہ سے ملی ہے۔ فرمایا یہ جو پہلے دوسری غلطیاں تھیں اور بدکاریاں تھیں ان کی وجہ سے سزا ملتی ہے) ''اور کسی اَور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے''۔ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ کے پاس تو ان بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں''۔ (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 478 تا 480۔ ایڈیشن 2009ء مطبوعہ انگلستان) (قرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 403)

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ خطبہ جمعہ 16/ جون 2017ء)

❁❁❁

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA XOLO the next level itel Infinix The future is Now! TECNO mobile INTEX spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جعَلَ فِيْهَا زَوْ جَيْنِ اثْنَيْن
Kh. Zahoor Ahmad
9906536510
Prop. : Dar Shuaib :
9906566218 / 6005065009
ZAHOOR FRUIT COMPANY
FRUIT COMMISSION AGENTS & ORDER SUPPLIERS
Shop. No. : 220
Fud No. : D-10
FRUIT & VEGETABLE MARKET KULGAM-192231(KMR.)
shoaibahmad54@gmail.com

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell :9902222345
9448333381
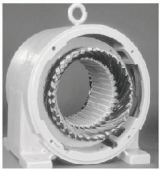

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

حضرت مسیح موعودؑ کا صبر و استقلال

مکرم فاروق احمد نائک ضلع قائد کولگام

حضرت اقدس مسیح موعودؑ صبر و رضا کی مستحکم چٹان پر قائم تھے۔ آپؑ کی سیرت و سوانح کے بے شمار واقعات اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ کس طرح آپ نے اولوالعزمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انتہائی بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کی ایذا رسانیوں کو برداشت کیا۔ آپ کے عدیم المثال صبر و استقامت کے چند واقعات مضمون ھذا میں رقم کرنے کی کوشش کی ہے تاہم بھی آپؑ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عند اللہ ماجور رہوں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ 1898ء میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں کا بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور بھیجا۔ اپنی رپورٹ میں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے 27 جولائی 1898ء کے الحکم میں اس کیفیت کو درج کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ آج قریباً تیس سال ہوئے جب اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حوصلہ، ضبطِ نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 462-463)

بے تحاشا گالیوں سے بھرا ہوا جو رسالہ تھا آپؑ نے اُس کے جواب میں پورے حلم اور حوصلہ اور صبر و تحمل کا اظہار کیا۔ آپ کے سکونِ خاطر اور کوہِ وقاری کو کوئی چیز جنبش نہ دے سکتی تھی۔ بڑی پُرسکون طبیعت تھی۔ بڑی باوقار طبیعت تھی یعنی اس طرح کہ جس طرح پہاڑ ہو۔ گویا کہ وہ ایک عظیم شخصیت تھے۔ وقار کا ایک پہاڑ تھے اور یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ کسی قسم کی گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا یعنی کبھی یہ نہیں ہوا کہ بے وقاری دکھاتے ہوئے گالیوں کے جواب میں، گالیوں کا جواب آپ کی طرف سے جائے۔ فرماتے ہیں کہ یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ خدا تعالیٰ کی وحی جو آپ پر ان الفاظ میں نازل ہوئی تھی کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (احقاف: 36) فی الحقیقت خدا کی طرف سے تھی اور اُسی خدا نے وہ خارق عادت اور فوق الفطرت صبر اور حوصلہ آپ کو عطا فرمایا تھا جو اولوالعزم رسولوں کو دیا جاتا ہے۔ قبل از وقت خدا تعالیٰ نے متعدد فتنوں کی آپ کو اطلاع دی تھی اور وہ فتنے اپنے اپنے وقت پر پوری شدت اور قوت کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ مگر کسی موقعہ اور مرحلہ پر آپ کے پائے ثبات کو جنبش نہ ہوئی۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 463-464)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ جالندھر کے مقام پر وہ یعنی میر عباس علی صاحب! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور بیٹھے ہوئے اعتراضات کر رہے تھے۔ حضرت مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس مجلس میں موجود تھے اور مجھے خود انہوں نے ہی یہ واقعہ سنایا۔ کہتے ہیں کہ مولانا نے فرمایا کہ مَیں دیکھتا تھا کہ میر عباس علی صاحب ایک اعتراض کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نہایت شفقت اور رأفت اور نرمی سے اس کا جواب دیتے تھے۔ اور جوں جوں حضرت صاحب اپنے جواب اور طریقِ خطاب میں

نرمی اور محبت کا پہلو اختیار کرتے، میر صاحب کا جواب بڑھتا جاتا۔ یہاں تک کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی اور بے ادبی پر اتر آیا اور تمام تعلقاتِ دیرینہ اور شرافت کے پہلوؤں کو ترک کر کے تُو تُو، مَیں مَیں پر آ گیا۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس حالت میں اسے یہی فرماتے: جناب میر صاحب! آپ میرے ساتھ چلیں۔ میرے پاس رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی نشان ظاہر کر دے گا اور آپ کو رہنمائی کرے گا وغیرہ وغیرہ۔ مگر میر صاحب کا غصہ اور بیباکی بہت بڑھتی گئی۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں حضرت کے حلم اور ضبطِ نفس کو دیکھتے ہوئے میر عباس علی صاحب کی اس سُبک سری کو برداشت نہ کر سکا۔ جو زیادتی ہو رہی تھی، اس کو برداشت نہیں کر سکا کہ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنا بڑا صبر اور حلم دکھا رہے تھے اور (مولوی عبد الکریم صاحب) کہتے ہیں، مَیں جو دیر سے پیچ و تاب کھا رہا تھا اور اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم سمجھ رہا تھا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر یہ اس طرح حملہ کر رہا ہے اور میں خاموش بیٹھا ہوں، مجھ سے نہ رہا گیا اور میں باوجود اپنی معذوری کے اس پر لپکا اور للکارا اور ایک تیز آواز اس پر کَسا۔ (اونچی آواز میں اس کو للکارا) جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اُٹھ کر بھاگ گیا۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ضبطِ نفس اور حلم کا جو نمونہ دکھایا، میں اسے دیکھتا تھا اور اپنی حرکت پر منفعل ہوتا تھا۔ اور مجھے خوشی بھی تھی کہ مَیں نے اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم نہیں بنایا کہ وہ میرے سامنے حضرت کی شان میں ناگفتنی باتیں کہے اور مَیں سنتا رہوں۔ کہتے ہیں گو بعد کی معرفت سے مجھ پر کھلا کہ حضرت کا ادب میرے اس جوش پر غالب آنا چاہئے تھا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 444-445)

حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا (اپنے آپ کو یہ سمجھتا تھا کہ مَیں دنیا میں بہت پھرا ہوا ہوں اور بڑا زمانہ دیکھا ہوا ہے اور ہر چیز کا مجھے علم ہے۔) ہماری مسجد میں آیا اور حضرت سے آپ کے دعوے کی نسبت بڑی گستاخی سے بابِ کلام وا کیا۔ تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا۔ آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ پر کہتا تھا کہ آپ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں اور مَیں نے ایسے مکار بہت دیکھے ہیں۔ (نعوذ باللہ)۔ اور مَیں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بیباکانہ الفاظ کہے۔ مگر آپ کی پیشانی پر بَل تک نہ آیا۔ بڑے سکون سے سُنا کئے، اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا۔

کسی کا کلام کیسا ہی بیہودہ اور بے موقع ہو اور کسی کا کوئی مضمون نظم میں یا نثر میں کیسا ہی بے ربط اور غیر موزوں ہو، آپ نے سننے کے وقت یا بعد خلوت میں کبھی نفرت و ملامت کا اظہار نہیں کیا۔ (نہ سننے کے وقت، نہ بعد میں۔ کبھی علیحدگی میں اس شخص کے بارہ میں نفرت یا ملامت کا اظہار نہیں کیا)۔ کہتے ہیں بسا اوقات بعض سامعین اس دل خراش لغو کلام سے گھبرا اٹھے اور آپس میں نفرین کے طور پر کانا پھوسی کی ہے۔ اور مجلس کے برخاست ہونے کے بعد تو ہر ایک نے اپنے اپنے حوصلے اور ارمان بھی نکالے ہیں کہ یہ کیا بیہودگی ہو رہی تھی۔ (جو بھی غصہ آپس میں باتیں کر کے نکال سکتے تھے نکالتے رہے۔) مگر مظہر خدا کے حلیم اور شاکر ذات نے کبھی بھی ایسا کوئی اشارہ کنایہ نہیں کیا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارۃً بھی کبھی بات نہیں کی کہ کون مجھے کیا کہہ گیا تھا؟

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ۔ صفحہ 44۔ پبلشر ابو الفضل محمود۔ قادیان)

پھر شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ہی بیان فرماتے ہیں کہ 29 جنوری 1904ء کا یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حضور ایک گالیاں دینے والے اخبار کا تذکرہ آیا کہ فلاں اخبار جو ہے بڑی گالیاں دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا صبر کرنا چاہئے۔ ان گالیوں سے کیا ہوتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے لوگ آپ کی مذمت کیا کرتے تھے اور آپ کو نعوذ باللہ مذمّم کہا کرتے تھے۔ تو آپؐ ہنس کر فرمایا کرتے تھے کہ مَیں ان کی مذمت کو کیا کروں۔ میرا نام تو اللہ تعالیٰ نے محمدؐ رکھا ہوا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ فرمایا کہ اسی طرح اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری نسبت فرمایا ہے، یَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ یعنی اللہ اپنے عرش سے تیری حمد کرتا ہے، تعریف کرتا ہے اور

یہ وحی براہینِ احمدیہ میں موجود ہے۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 450)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ پھر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر بالمشافہ زبانی گندے حملے ہی نہ ہوتے تھے (یعنی کہ آمنے سامنے سے ہی گندے حملے نہیں ہوتے تھے) اور آپؑ کی جان پر اس طرح کے بازاری حملوں پر ہی اکتفانہ کیا جاتا تھا۔ آپ کے قتل کے فتووں اور منصوبوں پر پھر اس کے لئے کوششوں کو ہی کافی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ قتل کے لئے فتوے بھی موجود تھے۔ اس کے لئے منصوبے بھی بنائے گئے۔ کوششیں بھی کی گئیں اور صرف یہی نہیں بلکہ اخبارات اور خطوط میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کی جاتی تھی۔ اور پھر اسی پر بس نہیں۔ ایسے خطوط عموماً بے رنگ آپ کو بھیج دیئے جاتے تھے، یعنی جس پر ٹکٹ نہیں لگایا جاتا تھا۔ ڈاک کے ذریعے سے خط بھیجے جاتے تھے اور ٹکٹ نہیں لگایا جاتا تھا۔ اگر ٹکٹ نہ لگا ہوا خط آئے تو جو خط وصول کرتا ہے وہ اس ٹکٹ کی جو postal stamp ہے اس کے پیسے ادا کرتا ہے۔ سو لوگ اس طرح بغیر ٹکٹ لگائے خط بھیج دیا کرتے تھے اور اس کے پیسے بھی پھر اپنے پاس سے وصول کرنے والے کو دینے پڑتے تھے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کی ادائیگی کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ خدا کا برگزیدہ ان خطوط کو ڈاک کا محصول اپنی گرہ سے ادا کر کے لیتا تھا (جیسا کہ مَیں نے بتایا) اور جب کھولتا تھا تو ان میں اول سے لے کر آخر تک گندی اور فحش گالیوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ آپ ان پر سے گزر جاتے اور ان شریروں اور شوخ چشموں کے لئے دعا کر کے ان کے خطوط ایک تھیلے میں ڈال دیتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ان ایام میں اپنی مخالفت میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ اور اس نے اپنی گالیوں پر اکتفانہ کر کے سعد اللہ لدھیانوی، جعفر زٹلی اور بعض دوسرے بے باک آدمیوں کو اپنا رفیق اور معاون بنا رکھا تھا۔ وہ ہر قسم کی اہانت کرتے مگر خدا کے برگزیدہ کو اس کا شیریں کلام اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ تسلی دیتا اور کامل صبر سے ان گندی تحریروں پر سے گزر جاتے۔ ایک مرتبہ 1898ء میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں کا بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور بھیجا۔ وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے 27 جولائی 1898ء کے الحکم میں اس کو درج کر دیا۔ کہتے ہیں کہ آج بھی میں تیس سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوصلہ اور ضبطِ نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔ انہوں نے آگے شعر لکھا ہے کہ ؎

دل میں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانئے ہمیں کیا یاد آیا

پُرانے واقعات یاد کر کے کہتے ہیں اب بھی مجھے رونا آجاتا ہے۔

لکھتے ہیں کہ 25 جولائی 1898ء کا واقعہ ہے جبکہ ایک شخص محمد ولد چوغطّہ قوم اعوان ساکن ہمو گھگڑ ضلع سیالکوٹ نے مولوی صاحب کا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کیا جسے مولوی محمد حسین صاحب نے بھیجا تھا۔ آپ نے وہ رسالہ لانے والے قاصد کو اس پر ایک فقرہ لکھ کر واپس کر دیا اور وہی اس کا جواب تھا۔ (مولوی محمد حسین کا جو رسالہ لے کر ان کی طرف سے آیا تھا اس پر ایک فقرہ لکھا اور واپس کر دیا کہ لے جاؤ ان کو دے دو) اور جواب مذکور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضرین کو پڑھ کے سنایا، (جو جواب لکھا تھا وہ پھر مجلس میں پڑھ کے سنایا گیا) اور سب نے آمین کہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب یہ تھا کہ رَبِّ اِنْ کَانَ ھٰذَا الرَّجُلُ صَادِقًا فِیْ قَوْلِہٖ فَاَکْرِمْہُ وَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَخُذْہُ۔ اٰمِیْن۔ وہ خط جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مضمون لکھ کر بھیجا، اس پر آپ نے یہ جواب لکھ کر بھیج دیا کہ اے میرے ربّ! اگر یہ شخص اپنے اس قول میں جو اس نے کتاب میں لکھا ہے سچا ہے تو تُو اس کو معزز اور مکرم بنا دے۔ اور اگر جھوٹا ہے تو پھر آپ ہی اس سے مؤاخذہ کر اور اس جھوٹ کی وجہ سے پکڑ۔ آمین۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کی۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 462-463)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ”مجھے چوہدری حاکم علی صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بڑی مسجد میں کوئی لیکچر یا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک سکھ مسجد میں گھس آیا اور سامنے کھڑا ہو کر حضرت صاحب کو اور آپ کی جماعت کو سخت گندی اور فحش گالیاں دینے لگا۔ اور ایسا شروع ہوا کہ بس چُپ ہونے میں ہی نہ آتا تھا۔ مگر حضرت

صاحب خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔اس وقت بعض طبائع میں اتنا جوش تھا کہ حضرت صاحب کی اجازت ہوتی تو اس کی وہیں تکہ بوٹی اُڑجاتی۔مگر آپ سے ڈر کر سب خاموش تھے۔آخر جب اس فحش زبانی کی حد ہوگئی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔دو آدمی اسے نرمی سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں۔اگر یہ نہ جاوے تو حاکم علی سپاہی کے سپرد کر دیں"۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 257-258 روایت نمبر 281 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ جب آخری دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور جا کر ٹھہرے تو میں ان دنوں خواجہ صاحب کا، (خواجہ کمال الدین صاحب کا) ملازم تھا اور حضرت صاحب کی ڈاک لا کر حضور کو پہنچایا کرتا تھا۔اور ڈاک میں دو تین خط بے رنگ ہوا کرتے تھے۔(جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے۔بے رنگ خط جو ہوتے تھے ان میں عموماً گالیاں ہوا کرتی تھیں اور اپنے پاس سے پیسے دے کر اُن خطوں کو وصول کرنا پڑتا تھا۔) کہتے ہیں دو تین خط بے رنگ ہوا کرتے تھے جو مَیں وصول کرلیا کرتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا۔(وہ خط مَیں ڈاکخانہ سے وصول کرتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا) اور حضرت صاحب مجھے ان کے پیسے دے دیا کرتے تھے۔ایک دن مَیں نے خواجہ صاحب کے سامنے بے رنگ خط وصول کئے تو خواجہ صاحب نے مجھے روکا کہ بے رنگ خط مت لو۔مَیں نے کہا مَیں تو ہر روز وصول کرتا ہوں اور حضرت صاحب کو پہنچاتا ہوں اور حضرت نے مجھے کبھی نہیں روکا۔مگر اس پر بھی مجھے خواجہ صاحب نے سختی کے ساتھ روک دیا کہ یہ بے رنگ خط وصول نہیں کرنے۔جب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ڈاک پہنچانے گیا تو مَیں نے عرض کی کہ حضور! آج مجھے خواجہ صاحب نے بے رنگ خط وصول کرنے سے سختی سے روک دیا ہے۔حضور فرمائیں تو اب بھی بھاگ کر ڈاکخانے سے لے آؤں؟ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمانے لگے کہ ان بے رنگ خطوں میں سوائے گالیوں کے کچھ نہیں ہوتا۔اور یہ خط گمنام ہوتے ہیں۔(نام بھی نہیں لکھا ہوتا۔) اگر یہ لوگ اپنا پتہ لکھ دیں تو ہم انہیں سمجھا سکیں مگر شاید یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہ کریں۔حالانکہ ہمارا کام مقدمہ کرنا نہیں ہے۔کہتے ہیں اس دن کے بعد سے پھر میں نے بے رنگ خط وصول کرنے چھوڑ دیئے۔(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم روایت نمبر 455 صفحہ 434 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ بعض دفعہ مرزا نظام الدین کی طرف سے کوئی رذیل آدمی اس بات پر مقرر کر دیا جاتا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دے۔(اُن کے چچازاد تھے جو اسلام سے بھی برگشتہ تھے۔وہ کسی کو مقرر کر دیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دو۔) چنانچہ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ ساری رات وہ شخص گالیاں نکالتا رہتا تھا۔(جس کو مقرر کیا گیا ہے، وہ آپ کے گھر کے سامنے کھڑا ہے، ساری رات اونچی اونچی گالیاں نکالتا چلا جا رہا ہے)۔اور جب سحری کا وقت ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دادی صاحبہ کو کہتے کہ اب اس کو کھانے کو کچھ دو کہ یہ ساری رات گالیاں نکال نکال کے تھک گیا ہوگا۔اس کا گلا خشک ہوگیا ہوگا۔وہ کہتی ہیں کہ مَیں حضرت صاحب کو کہتی کہ ایسے کمبخت کو کچھ نہیں دینا چاہئے تو آپ فرماتے ہم اگر کوئی بدی کریں گے تو خدا دیکھتا ہے اور ہماری طرف سے کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

(سیرت المہدی جلد دوم حصّہ چہارم۔روایت نمبر 1130 صفحہ نمبر 102 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

مولوی عبد الکریم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجلس میں آپ کسی دشمن کا ذکر نہیں کرتے اور جو کسی کی تحریک سے ذکر آجائے تو بُرے نام سے یاد نہیں کرتے۔(اوّل تو مجلس میں کسی دشمن کا ذکر ہی نہیں کرتے اور اگر ذکر آ بھی جائے تو کبھی یہ نہیں ہوا کہ اس کو کسی بُرے نام سے پکارا ہو)۔یہ ایک بیّن ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں کوئی جلانے والی آگ نہیں۔ورنہ جس طرح کی ایذا اقوام نے دی ہے اور جو سلوک مولویوں نے کیا ہے اگر آپ اسے واقعی دنیادار کی طرح محسوس کرتے تو رات دن کُڑھتے رہتے۔اور ہیر پھیر کر انہی کا مذکور درمیان میں لاتے۔اور یوں حواس پریشان ہوجاتے اور کاروبار میں خلل آجاتا۔زٹلی جیسا گالیاں دینے والا عرب کے مشرک بھی حضور سید سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل نہ لاسکے۔مگر میں خدا

تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ یہ ناپاک پرچہ اوقاتِ گرامی میں کوئی بھی خلل کبھی بھی ڈال نہیں سکا۔ تحریر میں ان موذیوں کا برمحل ذکر کوئی دیکھے تو یہ شاید خیال کرے کہ رات دن اِنہی مفسدین کا آپ ذکر کرتے ہوں گے۔ (اگر کبھی تحریر میں کسی بات میں ان لوگوں کا ذکر کر دیا تو شاید خیال آئے کہ رات دن شاید انہی لوگوں کا آپ کے دل میں خیال ہوتا ہوگا، تب یہ کتابوں میں ذکر ہوگیا۔ کہتے ہیں، نہیں اس طرح کبھی نہیں ہوا) بلکہ یک مجسٹریٹ کی طرح جو ایک مفوضہ ڈیوٹی سے فارغ ہوکر پھر کسی کی ڈگری یا dissmiss یا سزا سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ وہ تو اس طرح کرتے تھے کہ جس طرح ایک مجسٹریٹ کرتا ہے، کوئی سرکاری افسر کرتا ہے کہ جو بھی اس کے فرائض میں شامل ہے وہ فیصلہ کر دیا تو پھر اُس کے بعد اُس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ (یہی حال آپ کا تھا۔ کتاب میں لکھنا تھا، لکھنے کی ضرورت محسوس کی، لکھ دیا۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ پھر مجلسوں میں اور محفلوں میں اس کا ہی ذکر چلتا رہا ہے)۔ کہتے ہیں کہ اور نہ اسے (جس طرح مجسٹریٹ کو) درحقیقت کسی سے ذاتی لگاؤ یا اشتعال ہوتا ہے اسی طرح حضرت صاحب بھی تحریر میں ابطالِ باطل اور احقاقِ حق کے لئے لوجہ اللہ لکھتے تھے۔ (یعنی کہ حق کو ظاہر کرنے کے لئے اور جھوٹ کو جھٹلانے کے لئے، اس کی حقیقت بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر لکھتے تھے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا)۔ آپ کے نفس کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز فرمایا، مَیں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھ کر میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے، آخر وہی شرمندہ ہوگا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا عبدالکریمؓ صاحب سیالکوٹی صفحہ 51-52۔ پبلشرز ابوالفضل محمود قادیان)

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر پرانے دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد بھائیوں مرزا امام الدین صاحب اور مرزا نظام الدین صاحب کو جانتے ہیں۔ یہ دونوں اپنی بے دینی اور دنیاداری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت ترین مخالف تھے۔ بلکہ حقیقتاً وہ اسلام کے ہی دشمن تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نقصان پہنچانے کے لئے حضور کے گھر کے سامنے مسجد مبارک کے قریب دیوار کھینچ کر راستہ بند کر دیا۔ یہ مشہور واقعہ ہے۔ اس کی وجہ سے نمازیوں کو دِقّت ہوتی تھی۔ ملاقاتیوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے جوآتے تھے آنے جانے میں دِقّت ہوتی تھی۔ اور تھوڑی سی جماعت جو تھی وہ سخت مشکل میں گرفتار تھے بلکہ سخت مصیبت میں گرفتار تھے گویا کہ قید ہوگئے تھے۔ اس وجہ سے وکلاء کے مشورے سے قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی اور لمبا عرصہ یہ مقدمہ چلتا رہا۔ پھر آخر اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس مقدمے سے فتح ہوئی اور دیوار گرائی گئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وکیل نے حضور سے اجازت لینے، بلکہ اطلاع تک دینے کے بغیر مرزا امام دین صاحب اور نظام دین صاحب کے خلاف خرچے کی ڈگری کر دی اور اس کی وجہ سے ان کی جو جائیداد تھی اس کی قرقی کا حکم جاری ہوگیا۔ اور (ان کے پاس) مرزا صاحبان کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا جو دیتے۔ انہوں نے باوجود ساری دشمنی کے جب فیصلہ حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں ہوگیا تو پھر لجاجت سے یہ خط لکھا کہ بھائی ہوکر اس قرقی کے ذریعے ہمیں کیوں ذلیل کرتے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ وکیل پر سخت ناراض ہوئے کہ مَیں نے کب کہا تھا کہ یہ مقدمہ کرو؟ فوراً یہ واپس لیا جائے اور ان کو جواب بھیجا کہ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ کوئی قرقی وغیرہ نہیں ہوگی۔ یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم اے صفحہ 60-59۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس روایت کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو عشاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام یا خواب یہ اطلاع دی تھی کہ یہ بار ان پر بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے مخالف رشتہ دار بہت تکلیف میں ہیں (اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اطلاع دی کہ عدالت کا قُرقی کا، جائیداد بیچنے کا جو حکم ہوا یہ ان پر بہت زیادہ بار ہے اور اس کی وجہ سے رشتے دار تکلیف میں ہیں) حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ مجھے ساری نیند نہیں آئے گی۔ اسی وجہ سے فوراً آدمی بھیجا کہ جوان کو جاکر بتادے کہ تمہیں سارا خرچ معاف ہے کوئی قرقی وغیرہ نہیں ہوگی۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 81۔ مطبوعہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کے زمانے میں خصوصاً ابتدائی ایام میں قادیان کے لوگوں کی طرف سے جماعت کو سخت تکلیف دی جاتی تھی۔ مرزا امام دین صاحب (جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) اور مرزا نظام دین صاحب وغیرہ کی انگیخت سے قادیان کی پبلک خصوصاً سکھ ایذاء رسانی پر تلے ہوئے تھے۔ وہ لوگ ان لوگوں کو، سکھوں کو بھڑکاتے تھے اور وہ خاص طور پر احمدیوں کو یا جو بھی شخص حضرت مسیح موعودؑ سے ملنے آتا تھا اُسے بہت تکلیفیں دیا کرتے تھے۔ اور صرف باتوں تک ایذاء رسانی محدود نہیں تھی بلکہ دنگا فساد کرنے اور زدوکوب تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ مار پیٹ تک ہو جاتی تھی۔ اگر کوئی احمدی مہاجر بھولے سے کسی زمیندار کے کھیت میں رفع حاجت کے واسطے چلا جاتا (ہمارے دیہاتوں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ وہاں تو باقاعدہ انتظام نہیں ہوتا) تو وہ سکھ جو تھے انہیں مجبور کرتے تھے کہ اپنے ہاتھ سے اپنا گند اٹھائیں اور کئی دفعہ معزز احمدی اُن کے ہاتھوں سے مار بھی کھاتے تھے پٹ جاتے تھے۔ اور اگر کوئی احمدی ڈھاب میں سے کچھ مٹی لینے لگتا تو یہ لوگ مزدوروں سے ٹوکریاں اور کدالیں چھین کر لے جاتے اور اُن کو وہاں سے نکال دیتے۔ اور اگر کوئی سامنے سے کچھ بولتا تو گندی اور فحش قسم کی گالیوں کے علاوہ اسے مارنے کے واسطے تیار ہو جاتے۔ کہتے ہیں آئے دن یہ شکایتیں حضرت صاحب کے پاس پہنچتی رہتی تھیں، مگر آپ ہمیشہ یہی فرماتے کہ صبر کرو۔ لوگوں کو ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ گالیاں سنو۔ بے شک ماریں کھاؤ۔ بس صبر کرو۔ بعض جوشیلے احمدی حضرت صاحب کے پاس آتے اور عرض کرتے کہ حضور ہم کو صرف ان کے مقابلہ کی اجازت دے دیں اور بس پھر ہم ان کو خود سیدھا کر لیں گے۔ حضور فرماتے: نہیں، صبر کرو۔ ایک دفعہ سید احمد نور مہاجر کابلی نے اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔ (کابل کے رہنے والے تھے، پٹھان تھے) اور مقابلے کی اجازت چاہی۔ غصے کی طبیعت تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر امن اور صبر کے ساتھ یہاں رہنا ہے تو یہاں رہو اور اگر لڑنا ہے اور صبر نہیں کر سکتے تو کابل چلے جاؤ۔ چنانچہ یہ اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ بڑے بڑے معزز احمدی جو کسی دوسرے کی ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ ذلیل و حقیر لوگوں کے ہاتھ سے تکلیف اور ذلت اٹھاتے تھے اور دَم نہ مارتے تھے۔ مگر ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک غریب احمدی نے اپنے مکان کے واسطے ڈھاب سے کچھ بھرتی اٹھائی (مکان کے لئے اس نے کچھ مٹی اُٹھائی۔) تو سکھ وغیرہ ایک بڑا جتھہ بنا کر اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اُن کے مکان پر حملہ آور ہو گئے۔ پہلے تو احمدی بچتے رہے لیکن جب انہوں نے بے گناہ آدمیوں کو مارنا شروع کیا اور مکان کو بھی نقصان پہنچانے لگے تو بعض احمدیوں نے بھی مقابلہ کیا جس پر طرفین کے آدمی زخمی ہوئے اور بالآخر حملہ آوروں کو بھاگنا پڑا۔ چنانچہ یہ پہلا موقعہ تھا کہ قادیان کے غیر احمدیوں کو عملاً پتہ لگا کہ احمدیوں کا ڈر اُن سے نہیں بلکہ اپنے امام سے ہے۔ اس کے بعد پولیس نے اس واقعہ کی تحقیقات شروع کی اور چونکہ احمدی سراسر مظلوم تھے اور غیر احمدی جتھہ بنا کر ایک احمدی کے مکان پر جارحانہ طور پر لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئے تھے اس لئے پولیس باوجود مخالف ہونے کے اُن کا چالان کرنے پر مجبور تھی۔ جب ان لوگوں نے دیکھا کہ اب ہتھکڑی لگتی ہے تو اُن کے آدمی حضرت صاحب کے پاس دوڑے آئے کہ ہم سے قصور ہو گیا ہے۔ حضور ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معاف کر دیا۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اول حصہ اول روایت نمبر 140۔ صفحہ 129 تا 131 مطبوعہ ربوہ)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ لکھتے ہیں کہ میرٹھ سے احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنۂ ہند جاری کیا ہوا تھا۔ یہ شخص اپنے آپ کو مجدد السنۃ المشرقیہ کہا کرتا تھا۔ (یعنی کہ مشرقی زبانوں کا مجدد) حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اس نے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا جس میں ہر قسم کے گندے مضامین مخالفت میں شائع کرتا۔ اور اس طرح پر جماعت کی دل آزاری کرتا۔ میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے تکلیف ہوتی۔ کیونکہ وہاں سے ہی وہ گندہ پرچہ نکلتا تھا۔ 2/اکتوبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ میرٹھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب شیخ عبدالرشید صاحب جو ایک معزز زمیندار اور تاجر ہیں تشریف فرما تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنۂ ہند کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے لئے خدا کی

عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہوگا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔ (کیونکہ ایسا گندہ لٹریچر تھا کہ جو لوگ گندگی کے لحاظ سے اُس لٹریچر سے واقف ہیں، وہ کہیں گے کہ اس پر ضرور مقدمہ ہونا چاہئے تھا)۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 113-114)

پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نصیحت جو آپؑ نے اپنی جماعت کو کی لکھتے ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میاں الہ دین صاحب عرف فلاسفر نے جن کی زبان کچھ آزاد واقع ہوئی ہے، مولوی عبدالکریم صاحب کی کچھ گستاخی کی جس پر مولوی صاحب کو غصہ آ گیا۔ انہوں نے فلاسفر صاحب کو تھپڑ مار دیا۔ اس پر فلاسفر اور تیز ہو گیا اور بُرا بھلا کہنے لگا۔ جس پر بعض لوگوں نے اس فلاسفر کو خوب اچھی طرح مار پیٹا۔ اس پر اس نے چوک میں کھڑے ہو کر رونا چلانا شروع کر دیا۔ اتنی آواز بلند ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کانوں تک آواز پہنچ گئی۔ آپ نماز مغرب سے قبل مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار تھے اور آپ مسجد میں ادھر اُدھر ٹہلنے لگے۔ اس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کسی کو مارنا بہت ناپسندیدہ فعل ہے اور یہ بہت بُری حرکت کی گئی ہے۔ مولوی صاحب نے فلاسفر کا گستاخانہ رویّہ اور اپنی بریّت کے متعلق کچھ عرض کیا۔ آپ نے بڑے غصے میں فرمایا بہرحال یہ ناواجب بات ہوئی ہے۔ جب خدا کا رسول آپ لوگوں کے اندر موجود ہے تو آپ کو خود بخود اپنی رائے سے کوئی فعل نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا۔ کہتے ہیں کہ ان باتوں پر مولوی صاحب رو پڑے اور حضرت صاحب سے معافی مانگی اور اس کے بعد مارنے والے ساروں نے، اس فلاسفر سے جس کو مارا تھا جا کر معافی مانگی اور اس کو راضی کیا بلکہ لکھا ہے کہ اُس کو دودھ وغیرہ بھی پلایا۔ (ماخوذ از سیرت المہدی حصہ دوم جلد اول روایت نمبر 437۔ صفحہ 394-395 مطبوعہ ربوہ)

❁❁❁

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

Mohammed Aleem : 81975-65552
Goa
Tailor
Shop No. # 3, First Floor Bilhar Complex, Subash Chowk Yadgir - 585202.

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

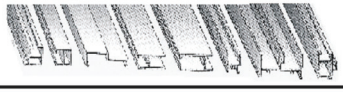

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

حضرت مسیح موعودؑ کی الٰہی حفاظت کا ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے دَورِ آخرین میں آنحضور ﷺ کے نائب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے معجزانہ حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ آپ کو احیائے دین اسلام کا فریضہ سونپا گیا۔ انتہائی صبر آزما کام، شش جہات خطرات، ہر مذہب وملت کے ماننے والے جانی دشمن، ہر وسیلہ آپؑ کی جان اور پیغام کو مٹا دینے کے درپے تھا۔ ایسے میں حوصلہ دیتی ہوئی قادر وتوانا خدا تعالیٰ کی آواز آئی۔

یُظِلُّ رَبُّكَ عَلَيْكَ وَ يُغِيْثُكَ وَ يَرْحَمُكَ۔ وَاِنْ لَّمْ يَعْصِمُكَ النَّاسُ فَيَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَاِنْ لَمْ يَعْصِمُكَ النَّاسُ۔ یعنی خدائے تعالیٰ اپنی رحمت کا تجھ پر سایہ کرے گا اور نیز تیرا فریاد رس ہوگا اور تجھ پر رحم کرے گا اور اگر تمام لوگ تیرے بچانے سے دریغ کریں مگر خدا تجھے بچائے گا اور خدا تجھے ضرور اپنی مدد سے بچائے گا اگرچہ تمام لوگ دریغ کریں۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۰۸ تا ۶۰۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اِنْ لَّمْ يَعْصِمُكَ النَّاسُ فَيَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَاِنْ لَمْ يَعْصِمُكَ النَّاسُ یعنی ...اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں یعنی تباہ کرنے میں کوشش کریں مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور بچالے گا اگرچہ لوگ تجھے نہ بچانا چاہیں۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۸)

اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ اِلَّا الَّذِيْنَ عَلَوْا مِنَ اسْتِكْبَارٍ۔ وَاُحَافِظُكَ خَاصَّةً سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبٍّ رَحِيْمٍ یعنی مَیں ہر ایک انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدائے رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۱)

اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ اِس گھر کی چار دیواری کے اندر رہیں۔ سب کو میں طاعون سے بچاؤں گا۔ سو گیارہ برس سے بڑے بڑے حملے طاعون کے اس نواح میں ہو رہے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھر کا ایک کتّا بھی طاعون سے نہیں مرا...

(روحانی خزائن ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۴۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں يَعْصِمُكَ اللّٰهُ کی بشارت ہے۔ ایسا ہی اس خدا کی وحی میں میرے لیے يَعْصِمُكَ اللّٰهُ کی بشارت ہے۔ اور سلسلہ کے اوّل اور آخر کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھنا اس حکمتِ الٰہی کے تقاضا سے ہے کہ اگر اوّل سلسلہ کا مرسل جو صدر سلسلہ ہے شہید کیا جائے تو عوام کو اس مرسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہو جاتے ہیں... اور اگر آخر سلسلہ کا مرشد شہید کیا جائے تو عوام کی نظر میں خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ خاتمہ سلسلہ کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۰)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے حفاظت کا بار بار وعدہ فرمایا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

'خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے وہ وعدہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس کا ہے۔ پس اسے کوئی مخالف آزمالے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے آگ ہرگز ہم پر کام نہ کرے گی اور وہ ضرور ہمیں اپنے وعدہ کے موافق بچالے گا، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم خود آگ میں کودتے پھریں۔ یہ طریق انبیاء کا نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرۃ:۱۹۶)

پس ہم خود آگ میں دیدہ دانستہ نہیں پڑتے۔ بلکہ یہ حفاظت کا وعدہ دشمنوں کے مقابلہ پر ہے کہ اگر وہ ہمیں آگ میں جلانا چاہیں تو ہم ہرگز نہیں جلیں گے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸۰)

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا''

اللہ تعالیٰ فرشتوں کی افواج کے ساتھ اپنے پیارے کو کس طرح محفوظ رکھتا ہے بے شمار مثالوں میں سے چند ایک کا ذکر تاریخ کے صفحات سے درج کرتا ہوں۔

''حضرت مسیح موعودؑ سیالکوٹ تشریف لائے تو آپؑ نے سب سے پہلے محلہ جھنڈانوالہ میں ایک چوبارے پر قیام فرمایا۔ ایک دفعہ حضورؑ پندرہ سولہ افراد کے ساتھ اس چوبارے میں آرام فرما رہے تھے کہ شہتیر سے ٹک ٹک کی آواز آئی اس پر آپؑ نے ساتھیوں کو سختی سے نکلنے کا حکم دیا جب آپؑ کے ساتھی نکل گئے تو آپؑ نے باہر آنے کا قصد کرتے ہوئے ابھی دوسرے زینے پر ہی قدم رکھا تھا کہ چھت دھڑام سے آگری اور آپ معجزانہ طور پر بچ گئے'' (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ ۸۱)

سیالکوٹ کا ہی ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

''ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا۔ ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ جس کمرے میں مَیں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی سارا کمرہ دھوئیں کی طرح ہوگیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی۔ لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے موافق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور اندر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہوگیا۔''

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ ۸۲)

مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعودؑ کو قتل کرانے کی بھی متعدد بار سازش کی۔ اس حوالے سے تاریخ احمدیت میں ذکر ملتا ہے کہ

''مولوی عمر الدین شملوی کی شہادت ہے کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور حافظ عبد الرحمٰن صاحب سیاح امرتسری آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ مرزا صاحب کو چپ کرانے کی کیا تجویز ہو۔ حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے کہا میں بتاتا ہوں۔ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ اب میں مباحثے نہیں کروں گا۔ اب انہیں مباحثے کا چیلنج دیدو۔ اگر وہ تیار ہو گئے تو انہیں کا قول یاد دلا کر انہیں نادم کیا جائے۔ کہ ہم پبلک کو صرف یہ دکھانا چاہتے تھے کہ آپ کو اپنے قول کا پاس نہیں۔ اور اگر مباحثہ سے انکار کیا تو ہم یہ اعلان کر دیں گے کہ دیکھو ہمارے مقابل پر آنے کا حوصلہ نہیں۔ مولوی عمر الدین نے کہا مجھے کہو تو میں جا کر انہیں مار آتا ہوں جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔ اس پر وہ کہنے لگے تمہیں کیا معلوم ہم یہ سب تدبیریں کر چکے ہیں کوئی سبب ہی نہیں بنتا یہ سنتے ہی مولوی عمر الدین صاحب کے دل میں حضورؑ کی صداقت کا یقین ہو گیا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی اس حسرت کا دوبارہ اظہار اور عیسائی حکومت کو آپؑ کے قتل پر اُکسا کر ۱۸۹۷ء میں لکھا'' حکومت وسلطنت اسلامی ہوتی تو ہم اس کا جواب آپ کو دیتے۔ اسی وقت آپ کا سر کاٹ کر آپ کو مردار کر دیتے۔ سچے نبی کو گالیاں دینا مسلمانوں کے نزدیک ایک ایسا کفر اور ارتداد ہے جس کا جواب بجز قتل اور کوئی نہیں۔'' (تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ ۳۸۹ تا ۳۹۰)

حضرت اقدسؑ ۱۸۹۱ء میں دہلی تشریف لے گئے تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپؑ کو اطلاع دیے بغیر جامع مسجد میں مباحثے کا اعلان کر دیا۔ آپؑ اس میں جانے کے اخلاقاً پابند نہیں تھے تاہم دعوت الی اللہ کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے وہاں جانے کا فیصلہ فرمایا۔ مخالفین انتہائی اشتعال انگیز

تقریریں کر کے عوام کو شرارت پر اُکسا رہے تھے۔ دہلی میں آپؑ کے گھر کا محاصرہ کر کے فساد کے لیے تیار تھے۔ آپؑ یہ شور و شر دیکھ کر بالاخانے پر تشریف لے گئے ہجوم کو اڑا توڑ کر گھر کے اندر گھس گیا اور کچھ لوگ بالاخانے تک پہنچ گئے۔ اس صورت حال میں مباحثہ ناممکن تھا۔ بالآخر ۲۰؍اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی۔ آپؑ کو پیغام آنے لگے کہ آپؑ جامع مسجد ہرگز نہ جائیں آپؑ کی جان کو خطرہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے اس شیر نے فرمایا: ’’کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کافی ہے۔‘‘ (تذکرۃ المہدی حصہ اصفحہ ۲۵۰)

آپؑ اپنے احباب کے ساتھ بگھیوں میں مسجد کی طرف روانہ ہوئے راستے میں کئی بدبخت گھات میں بیٹھ گئے کہ حضور پر فائر کریں گے لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کہ جس راہ حضرت اقدسؑ اور آپؑ کے خدام کو جانا تھا بگھی والوں نے کہا کہ ہم اس راہ سے نہیں جائیں گے اس طرح آسمانی حفاظت نے آپ کی جان کو محفوظ رکھا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ ۴۲۵)

حفاظت الٰہی کا ایک زبردست واقعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ یوں تحریر فرماتے ہیں:

’’یہ بھی لدھیانہ کا واقعہ ہے جو انہی ایام میں ہوا (غالباً ۱۸۹۱ء کا ذکر ہے۔ ناقل) کہ ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ وعظ کر رہے تھے کہ مرزا (مسیح موعودؑ) کافر ہے اور اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ پس جو کوئی اس کو قتل کر ڈالے گا وہ بہت بڑا ثواب حاصل کرے گا اور سیدھا بہشت کو جائے گا۔ بہت جوش کے ساتھ اس نے اس وعظ کو بار بار دہرایا۔ ایک گنوار ایک لٹھ ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا اس کی تقریر سن رہا تھا۔ اس گنوار پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوا اور وہ چپکے سے وہاں سے چل کر حضرت صاحبؑ کا مکان پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی دربان نہ ہوتا تھا۔ ہر ایک شخص جس کا جی چاہتا اندر چلا جاتا۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ اور بندش درپیش نہ تھی۔ اتفاق سے اس وقت حضرت صاحبؑ دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کر رہے تھے اور چند آدمی جن میں کچھ مریدین تھے، کچھ غیر مریدین ارد گرد بیٹھے ہوئے حضورؑ کی باتیں سُن رہے تھے۔ وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرہ کے اندر داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقع تاڑنے لگا۔ حضرت صاحبؑ نے اس کی طرف کچھ توجہ نہیں کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اُس تقریر کا کچھ اثر اُس کے دل پر ہوا اور وہ لٹھ اس کے کندھے سے اتر کر اس کے ہاتھ میں زمین پر آ گیا اور مزید تقریر کو سننے کے لیے وہ بیٹھ گیا اور سنتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت صاحبؑ نے اس سلسلہ گفتگو کو جو جاری تھا۔ بند کر دیا اور مجلس میں سے کسی شخص نے عرض کیا کہ مجھے آپ کے دعوے کی سمجھ آ گئی ہے اور مَیں حضورؑ کو سچا سمجھتا ہوں اور آپ کے مریدین میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اِس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا کہ میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے یہاں اس وقت آیا تھا کہ اس لٹھ کے ساتھ آپ کو قتل کر ڈالوں اور جیسا کہ مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا ہے سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں۔ مگر آپ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے اور میں زیادہ سننے کے واسطے ٹھہر گیا اور آپ کی ان تمام باتوں کے سننے کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بالکل بے جا دشمنی سے بھرا ہوا تھا۔ آپ بے شک سچے ہیں اور آپ کی باتیں سب سچی ہیں۔ میں بھی آپ کے مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ نے اس کی بیعت کو قبول فرمایا۔‘‘ (ذکر حبیب، صفحہ ۱۱ تا ۱۲)

دشمنوں کے آٹھ حملے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں میرے پر خون کا مقدمہ دائر کیا گیا میں اُس سے بچایا گیا بلکہ بریّت کی خبر پہلے سے مجھے دیدی گئی۔ اور قانون ڈاک کی خلاف ورزی کا مقدمہ میرے پر چلایا گیا جس کی سزا چھ ماہ قید تھی اس سے بھی میں بچایا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے مجھے دیدی گئی۔ اسی طرح مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ایک فوجداری مقدمہ میرے پر چلایا گیا آخر اس میں بھی خدا نے مجھے رہائی بخشی اور دشمن اپنے مقصد میں نامراد رہے اور اس رہائی کی پہلے مجھے خبر دی گئی۔ پھر ایک مقدمہ فوجداری جہلم کے ایک مجسٹریٹ سنسار چند نام کی عدالت میں کرم دین نام کے ایک شخص نے مجھ پر دائر کیا اس سے بھی میں بَری کیا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے خدا نے مجھے دے دی۔ پھر ایک مقدمہ گورداسپور میں اسی کرم دین نے فوجداری میں میرے نام دائر کیا اس میں بھی میں بَری کیا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے خدا نے مجھے دی اسی طرح میرے دشمنوں نے آٹھ حملے

میرے پر کیے اور آٹھ میں ہی نامراد رہے اور خدا کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آج سے پچیس سال پہلے براہین احمدیہ میں درج ہے یعنی یہ کہ یَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ کیا یہ کرامت نہیں؟''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۹ حاشیہ)

پانچ پرخطر موقعے

''یہ عجیب بات ہے کہ میرے لیے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی تھی (۱) اول وہ موقع جب کہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا (۲) دوسرے وہ موقع جب کہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں مجھ پر چلایا تھا (۳) تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم دین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا (۴) چوتھے وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا (۵) پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی کی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا میں قاتل قرار دیا جاؤں۔ مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۳ حاشیہ در حاشیہ)

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

❁❁❁

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

بقیہ از سائینس کی دنیا صفحہ نمبر 33

کہ 'میں صرف ایک ہی کھاؤں گا۔'

کوربیز یلو شہد اکھٹا کرنے والے چھتوں کی چوری پر سزا

سارڈینیا جزیرے پر کوربیز یلو شہد کی پیداوار قرون وسطیٰ میں فروغ پا چکی تھی۔ اس کا ثبوت ہمیں اس دور میں سارڈیانیا کی مشہور ہیروئن اور طاقتور جج 'الینور آف آربوریو' کی اس کتاب سے ملتا ہے جس میں انھوں نے جزیرے پر نافذ قوانین کا ذکر کیا۔

1392 میں لکھی جانے والی 'کارٹا ڈی لوگو' سے معلوم ہوتا ہے کہ کوربیز یلو شہد اکھٹا کرنے والے چھتوں کی چوری پر بھاری جرمانہ اور چند کیسز میں کان تک کاٹنے کی سزا سنائی جا سکتی تھی۔

کوربیز یلو شہد اتنا نایاب کیوں ہے؟

حیران کن بات یہ ہے کہ جنگلی سٹرابری درخت مغربی یورپ اور آئرلینڈ تک میں اُگتے ہیں لیکن اس شہد کی پیداوار کا ریکارڈ سارڈینیا کے جزیرے کے پاس ہے۔

کوربیز یلو کا پھل سست رفتاری سے اُگتا ہے اور اس دوران کئی بار رنگ بھی بدلتا ہے، پیلے سے نارنجی اور پھر سرخ۔ لیکن مکھیاں صرف اس درخت کے ہلکے میٹھے سفید پھولوں کا انتظار کرتی ہیں جو اکتوبر سے دسمبر تک اُگتے ہیں۔ انھی پھولوں کے رس کو یہ مکھیاں ایک نایاب شہد میں بدل دیتی ہیں۔ یہ پھول بھی اپنی ذات میں نایاب ہیں۔ شہد پیدا کرنے کے علاوہ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کی پنکھڑیاں دھیرے دھیرے کھلتی ہیں۔ لیکن ان کی نازکی جتنی خوبصورت ہے اتنی ہی خطرناک بھی کیوں کہ اگر اس دوران موسلا دھار بارش ہو جائے تو ان کو کچل سکتی ہے۔

چونکہ یہ سارا عمل موسم خزاں کے اواخر میں ہوتا ہے جب سردی کے ساتھ ساتھ تیز ہوا اور بارش کا امکان ہوتا ہے تو ایسے میں اکثر شہد کی مکھیوں کی بھی ان تک رسائی ممکن نہیں ہو پاتی۔

خراب موسم میں وہ اپنے چھتے میں محصور ہو کر رہ جاتی ہیں اور اپنے من پسند رس کو چکھنے کی لذت سے محروم ہو جاتی ہیں۔ ایک مشکل یہ بھی ہے کہ گھنٹی نما ان پھولوں میں دوسری قسم کے پھولوں کی نسبت صرف آدھا ہی رس بنتا ہے۔

❁❁❁

عیب چینی / عیب جوئی

محمد عرفان ناظم تربیت مجلس خدّام الاحمدیہ حیدر آباد

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نا کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (سورۃ الحجرات۔13)

کسی کے متعلق ایسی باتوں کی تلاش کرنا کے، وہ بے عزتی کا موجب بنے اور پھر غیبت کر کے لوگوں تک پہنچانا۔ یہ برائی اتنی خطرناک ہے کہ انکی سزا جو خدا تعالیٰ نے تجویز فرمائی وہ آنحضرت ﷺ کو سفر معراج میں دکھائی گئی۔ مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث ھیکہ، حضور ﷺ نے فرمایا۔ " اے وہ لوگو! جو زبان سے تو ایمان لائے ہو مگر دل میں ایمان داخل نہی ہوا تم مسلمان کی غیبت نہ کیا کرو اور انکے عیوب اور انکی کمزوریوں کا پیچھا نہ کیا کرو۔ انکی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ کیونکہ جو شخص ان کہ کمزوریوں کا پیچھا کریگا، اللہ تعالیٰ اسکی کمزوری اور اسکے عیب کو اسطرح ظاہر فرمادیگا کہ، اسے خدا اُسکے گھر ہی میں رسوا کر دیگا" (مسند احمد، کتاب اول، مسند البسرین، حدیث برزاہ اسلمی)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ قرآن کریم فرماتا ہے:

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات آیت 15)

ترجمہ: کہ اے بدولوگو! جو بظاہر ایمان لائے ہو، کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے۔ تمہارے دلوں میں ایمان نے جھانک کر بھی نہیں دیکھا، داخل ہی نہیں ہوا۔ اسکی ایک تعریف، وہ کون لوگ ہیں جن کہ متعلق خدا فرماتا ہے کہ، تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا؟ انکی تعریف آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ، وہ غیبت کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کی برائیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ پھر ان کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ کتنی خطرناک بات ہے غیبت اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ تفسیر فرماتے ہیں، قرآن کریم کی ایک آیت کی اوور بتاتے ہیں کہ، یہ وہ لوگ ہیں جنکے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ، ایمان انکے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔ انکے اعمال کیسے ہوتے ہیں، اِن اعمال سے ان کو پہچان لو۔ وہ غیبت کرنے والے لوگ ہیں، وہ بھائی کی بدیوں کی تلاش میں رہنے والے اور اُن کا تجسس کرنے والے لوگ ہیں۔ اور فرمایا اِس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ رسوا کریگا اور اسکی سزا دیگا۔ (سورۃ الحجرات۔15)

مضمون کے ابتداء میں جس آیت کا ذکر کیا گیا ہے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اسکی کنجی اسکے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اسکے اندر کیا ہے؟ تو خواہ مخواہ اپنے آپکو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ؟

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهٗ (سورۃ ہمزہ۔2)

ترجمہ: ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جو کیلئے۔

ھمزۃ اور لمزۃ کے 2 الفاظ یہاں منتخب کیے گئے، وہ بڑے ہی وسیع معنی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان دونوں میں سب سے پہلے غیبت کا معنی پایا جاتا ہے۔ ھمزۃ بھی غیبت کرنے والے کو کہتے ہیں اور لمزۃ بھی بہت غیبت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ ان دونوں میں عیب چینی کا مادہ دیا جاتا ہے۔ ھمزۃ بھی عیب چنی کو کہتے ہیں جو بکثرت لوگوں میں عیب نکالے اور پھر ان عیبوں کی تشہیر کرے، اور لمزۃ بھی یہی معنے رکھتا ہے۔

یہ وہ برائیاں ہیں جب یہ اکھٹی ہوجاتی ہیں تو اس وقت ایک بہت ہی خوفناک عذاب کے لئے انسان کو اب تیاری کرنی چاہیئے۔ یہ وہ برایاں ہیں کہ جب یہ قومی حیثیت اختیار کرجاتی ہے تو قرآن کریم یہ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد ایسی قوموں کے لئے ایک بہت دردناک عذاب مقدّر ہے۔

عیب چینی، غیبت، بدظنی ان سب سے جو منع کیا جاتا ہے اسکی مرکزی روح یہ ہے کہ انسان، انسان کو دکھ نہ پہنچائے۔ جب ان باتوں میں انسان بے باک ہوجاتا ہے تو پھر دکھ پہنچانے کے جتنے بھی ذرائع ہیں وہ اختیار کرنے لگ جاتا ہے، بے باک ہوجاتا ہے، بے حیا ہوجاتا ہے اور معاشرتی طور پر اسکے نتیجے میں کچھ اور برائیاں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔

چناچہ قرآن کریم نے دوسری جگہ ان برایوں کی تفصیل بیان فرمائی:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝11 هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ۝12

ترجمہ: اور تو ہرگز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نا مان۔ جو سخت عیب جو اور چغلیاں کرتے ہوئے بکثرت چلنے والا ہے (سورۃ القلم 12-11)

مشاء بنمیم، وہ چغل خور اور ایذا رسانی والی باتیں کر کے بڑی کثرت سے چلتے ہیں، یعنی یہاں پروپگنڈہ کی جو ہوائیں چلائی جاتی ہیں، مشاء سے مراد یہ ہے جس طرح بعض چغل خوروں کی عادت ہوتی ہے کہ گھر گھر پھر کے باتیں کرتے ہیں۔ اس طرح قومیں بھی ملک بہ ملک اور وطن بہ وطن ایسے پروپگنڈے بکثرت کرینگی کہ مشاء بنمیم کہلائینگی۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ”اللہ تعالیٰ مومنوں میں محبت، پیار اور بھائی چارہ پیدا کرنا چاہتا ہے، اور یہ حسنِ ظن سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ۔ تجسس نہ کرو! تجسس بھی بعض اوقات بدظنی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور انسان جب کسی کے بارے میں تجسس کر رہا ہوتا ہے اسکے بعد بھی جب پوری معلومات نہیں ملتی تو جو معلومات ملتی ہیں انہی کو بنیاد بنا کر پھر بدظنیاں اور بڑھ جاتی ہیں اور بدظنیوں میں بعض اوقات انسان اتنا اندھا ہوجاتا ہے کہ بعض لوگوں کی حالت دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کے بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی ہیں، خدمت کرنے والے بھی ہیں۔ اور ایسی باتیں کرجاتے ہیں جو جاہل اوجڈ عورتیں بھی نہیں کرتی ہوگی۔“ حضور فرماتے ہیں: ”ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”واتقوا اللہ“ کہ تقویٰ اختیار کرو۔ ”انا توابٌ الرحیم“ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جن کو اس قسم کی بدظنیوں کی یا تجسس کی یا غیبت کی عادت ہے، اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف کریں۔ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ھیکہ، احساس ندامت لیکر میرے پاس آؤ گے تو میں تمہاری توبہ قبول کرونگا اور تمہارے ساتھ رحم کا سلوک کرونگا۔

(خطبہ جمعہ، 5 فروری 2010)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر ہم عمل کرنے والے ہو اور اسکی رضاء کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہو۔ آمین!

❁❁❁

Abdul Hai 9916334734

AL-MASROOR

Electrical Work and Publicity

All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

گوشۂ ادب

اردو

نکہت افتخار

شوق کو عازم سفر رکھیے
بے خبر بن کے سب خبر رکھیے
shauq ko āzim-e-safar rakhiye
be-ḳhabar ban ke sab ḳhabar rakhiye

چاہے نظریں ہو آسمانوں پر
پاؤں لیکن زمین پر رکھیے
chāhe nazreñ ho āsmānoñ par
paañv lekin zamīn par rakhiye

بات ہے کیا یہ کون پرکھے گا
آپ لہجے کو پر اثر رکھیے
baat hai kyā ye kaun parkhegā
aap lahje ko pur-asar rakhiye

جانے کس وقت کوچ کرنا ہو
اپنا سامان مختصر رکھیے
jaane kis vaqt kuuch karnā ho
apnā sāmān muḳhtasar rakhiye

ایک ٹک مجھ کو دیکھے جاتی ہیں
اپنی نظروں پہ کچھ نظر رکھیے
ek Tuk mujh ko dekhe jaatī haiñ
apnī nazroñ pe kuchh nazar rakhiye

❀❀❀

127 واں جلسہ سالانہ قادیان 24-23 اور 25 دسمبر 2022ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے مؤرخہ 24-23 اور 25 دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ کی نیت کرکے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس الٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2022ء کی تاریخوں کا اعلان

جملہ مجالس کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2022ء کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مؤرخہ 23، 22، 21 اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ جملہ ضلعی ومقامی قائدین کرام اور اراکین مجالس خدام واطفال سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کر دیں اور قائدین کرام اپنی مجالس سے زیادہ سے زیادہ خدام واطفال کی شرکت کو یقینی بنانے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ یہ اجتماع مجلس کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انڈیا کی جملہ مجالس سے زیادہ سے زیادہ خدام واطفال کو اس بابرکت اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سائنس کی دنیا

Science

اٹلی کا نایاب کڑواشہد جس میں طویل العمری کا راز چھپا ہے

شہد اکھٹا کرنے والے خانہ بدوش گذشتہ دو ہزار سال سے اس خوشبو دار خزانے کی تلاش میں پھر رہے ہیں

اٹلی کے سارڈینیا جزیرے کی پہاڑیوں پر ایک ایسا شہد پایا جاتا ہے جو میٹھا نہیں ہوتا۔ سٹرابری کے درخت سے موسم خزاں میں حاصل ہونے والے اس نایاب شہد کی تاریخ بھی اس کے ذائقے کی طرح انوکھی اور دو ہزار سال پرانی ہے۔

'کوربیز یلو' نامی اس شہد کا ذائقہ انسان کی زبان کے لیے کسی پہیلی سے کم نہیں۔ شہد کی مٹھاس کی توقع کرنے والوں کے لیے یقیناً یہ ایک حیران کُن تجربہ ہوتا ہے جب وہ اس شہد کو پہلی بار چکھتے ہیں جس کا ذائقہ چمڑے، دھوئیں اور لیکورائس کے مختلف ذائقوں کا امتزاج ہے۔

یہاں پر یہ شہد اکھٹا کرنے والے خانہ بدوش گذشتہ دو ہزار سال سے اس خوشبو دار خزانے کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے وہ جنگلی سٹرابری درخت کے سفید گھنٹی نما پھولوں پر شہد کی مکھیوں کے چھتے لگاتے ہیں اور یہ کڑواشہد حاصل کرتے ہیں۔

اس شہد کی تاریخ کتنی پرانی ہے؟ اس کا اندازہ ایک ایسے واقعے سے ہوتا ہے جب اس شہد کی کڑواہٹ کا تذکرہ زمانہ قدیم کے ایک مقدمے میں ہوا۔

مارکس ٹولیئس سیسرو قدیم روم کے عظیم فلسفی اور وکیل تھے۔ ایک مقدمے کے دوران، جس میں وہ سارڈینیا کے رہائشی رومی شہری کے وکیل تھے جس پر قتل کا الزام تھا، انھوں نے اپنے موکل کی صفائی میں دلیل دی کہ 'سارڈینیا کے جزیرے پر جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ کڑوی ہوتی ہے چاہے وہ مرد ہو یا کوئی اور چیز، حتیٰ کہ وہاں کا تو شہد بھی کڑوا ہوتا ہے۔'

کڑواشہد جس میں بے شمار طبی فوائد ہیں

سیسرو غالباً اس راز سے لاعلم تھے کہ اپنی کڑواہٹ سے ہٹ کر یہ شہد اپنے اندر کتنے غذائی اجزا چھپائے ہوئے ہے۔ وٹامن اور معدنی دولت سے مالا مال یہ شہد کئی جانے اور کچھ انجانے طبی فوائد کا بھی حامل ہے۔ سارڈینیا کے باسیوں کی طویل العمری کا راز بھی شاید یہی شہد ہے جن میں سے اکثر سو سال تک کی عمر تک بھی جیتے ہیں۔

روایتی طب میں اس شہد کو سونے (نیند) میں مدد کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ کھانسی اور اسہال کے ساتھ ساتھ یہ شہد رسولی کے خلاف بھی آزمودہ ہے جس کی وجہ اس کی وہ خوبی ہے جو اسے کسی بھی قسم کی سوزش کے خلاف موثر بناتی ہے۔

یہ صرف کہی سنی باتیں نہیں۔ سنہ 2019 میں سپین کی ویگو اور گرینا ڈا یونیورسٹی، مارش کے پولیٹیکنیک یونیورسٹی کے محققین نے جرنل آف فنکشنل فوڈز میں ایک تحقیق شائع کی جس میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ کوربیز یلو شہد نے لیبارٹری تجربے کے دوران پیٹ کی بڑی آنت کے سرطان کے خلیوں کی تقسیم اور بڑھنے کے عمل کو کم کر دیا۔

قدیم رومی ادب میں کوربیز یلو شہد کے دیومالائی قصے

سائنسی تجربے اور تحقیق کو ایک طرف رکھ دیں۔ قدیم ادب میں بھی جگہ جگہ ایسے اشارے ملتے ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ یہ کڑواشہد نا جانے کب سے طبی مسائل کو حل کرنے کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔

اس کا سب سے قدیم ادبی ذکر رومی شاعر پوبلئیس اوویڈیس ناسو سے ملتا ہے جن کو کلاسک انگریزی ادب میں 'اویڈ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ انھوں نے بُک آف ڈیز (دنوں کی کتاب) میں روم کے قدیم کلینڈر کا مطالعہ کرتے ہوئے کوربیز یلو جھاڑیوں کا ذکر کیا جنھیں انگریزی میں سٹرابری درخت کہا جاتا ہے۔

جنگلی سٹرابری درخت کے پھولوں سے یہ کڑواشہد حاصل ہوتا ہے

اس جنگلی جھاڑی کو 'ایربوٹس اونیڈو' کا نباتاتی نام ملا جس کے موجد بھی روم ہی کے فلسفی اور فطرت پسند لکھاری 'پلینی دی ایلڈر' تھے۔

اس نام کی بنیاد بھی غالباً اس شہد کی کڑواہٹ ہی تھی کیوں کہ پلینی دی ایلڈر نے یہ نام لاطینی جملے 'اونم ایڈو' کی طرز پر رکھا جس کا مطلب ہے

باقی صفحہ نمبر 29 پر ملاحظہ ہو

بچوں کی پرورش اور خبر گیری

مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تحریر فرماتے ہیں ’’بچوں کی پرورش اور خبر گیری کے متعلق میں اپنے الفاظ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ بلکہ حضرت مخدوم الملت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا ارشاد درج کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے اس شعبہ کے متعلق فرماتے ہیں ’’آپ بچوں کی خبر گیری اور پرورش اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری دیکھنے والا گمان کرے کہ آپ سے زیادہ اولاد کی محبت کسی کو نہ ہوگی اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے ہیں اور تیمارداری اور علاج میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ مگر باریک بین دیکھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور خدا کے لئے اس کی ضعیف مخلوق کی رعایت اور پرورش مدنظر ہے۔ آپ کی پہلوٹھی بیٹی عصمت لدھیانہ میں ہیضہ سے بیمار ہوئی آپ اس کے علاج میں یوں دوا دوی کرتے کہ گویا اس کے بغیر زندگی محال ہے اور ایک دنیا دار دنیا کی عرف و اصطلاح میں اولاد کا بھوکا اور شیفتہ اس سے زیادہ جانکاہی کر نہیں سکتا مگر جب وہ مر گئی آپ یوں الگ ہو گئے کہ گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں اور جب سے کبھی ذکر تک نہیں کیا کہ کوئی لڑکی تھی۔‘‘ (سیرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ صفحہ 53، 54)

❁❁❁

HEALTHY & FITNESS CORNER

اس لیموں اور شہد میں پائے جانے والے پوٹاشیم، کیلشیم اور میگنیزیم جسم کو تر و تازہ کرتے ہیں اور اس سے پانی کی کمی پوری ہوتی ہے۔ جوڑوں اور پٹھوں کا درد، دور کرنے میں مددگار ہے۔ گلے کے انفیکشن اور سوزش سے نجات مل جاتی ہے۔ اعصابی نظام مضبوط ہوتا ہے اور ڈپریشن اور ذہنی دباؤ سے نجات ملتی ہے وٹامن سی کی مدد سے جلد صاف اور صحت مند ہوتی ہے۔ سینے کی جلن ختم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ دانت کے درد اور مسوڑھوں کے مسائل کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یورک ایسڈ تحلیل ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے جوڑوں کے درد سے نجات ملتی ہے۔ بلڈ پریشر کو نارمل رکھتا ہے۔ خون کی شریانوں کی صفائی ہوتی ہے جسم میں بیماری سے بچانے والے اینٹی آکسیڈنٹ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ حاملہ ماؤں کے لیے بہت ہی مفید ہے، یہ ماں کو وائرس اور فلو سے بچاتا ہے اور بچے کی ہڈیاں اور اعصابی نظام خصوصاً دماغ کو مضبوط بناتا ہے۔

❁❁❁

بقیہ از ملکی رپورٹس صفحہ نمبر 37

گئے تھے۔ ان کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔

صہیب احمد وانی۔ حیدر آباد: 20 فروری 2022 کو بعد نماز عصر مسجد الحمد سعید آباد میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ روایتی شان کے ساتھ منایا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، نظم اور متن پیشگوئی کے بعد خاکسار صہیب احمد وانی، مکرم سید شجاعت حسین صاحب اور مکرم ناصر خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ اس مناسبت سے ایک ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔

ضلع قائد کٹک۔ اڑیشہ: مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی نے فٹ بال ٹورنامنٹ منعقد کیا جس میں کل 12 ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل میچ کرڈاپلی اور کیرنگ کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا جس میں میں کرڈاپلی کی ٹیم نے جیت حاصل کی۔ فائنل میچ میں مکرم سفارت احمد خان صاحب نائب صدر ایسٹ اینڈ یا مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔

❁❁❁

10 Years Quality Service Est. 1992 Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas

Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

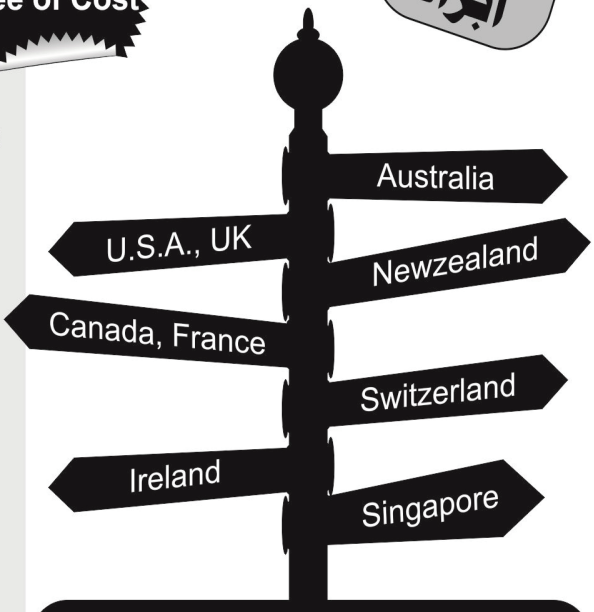

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office

Prosper Education Pvt. Ltd.

1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,

Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

ملکی رپورٹس

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان:

رپورٹ کارکردگی ماہِ جنوری 2022(1)اس ماہ خدام کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ''براہین احمدیہ جلد دوم نصف آخر'' کا خلاصہ کلاس میں سنایا گیااور اسکی ریکارڈنگ شنیر کی گئی۔(2)دوران ماہ قادیان میں 10 روز تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔(3)اس ماہ تمام خدام نے روزانہ تربیتی وفلاحی کاموں میں حصہ لیا(4)مشکوٰۃ، راہ ایمان میں قادیان کے خدام نے تربیتی، تبلیغی اور تعلیمی مضامین لکھے۔(5)اس ماہ11 طلباء کی مزید تعلیم کے سلسلہ میں کاؤنسلنگ کی گئی۔(6)دوران ماہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں6 خدام کی کاؤنسلنگ کی گئی۔(7)دوران ماہ کل8 وقار عمل جملہ محلہ جات میں منعقد کئے گئے۔(8)1 تبلیغی اجلاس کا انعقاد کیا گیا(9)12 تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔(10) 5 خدام نے عطیہ خون دیااور تقریباً136 سے زائدلوگوں کی19000 روپئے اور راشن وغیرہ کے ذریعہ امداد کی گئی۔1 کاعلاج کروایا گیا۔

ناظم تربیت ماندوجن کشمیر: 20 فروری2022 کو مجلس خدام الاحمدیہ ماندوجن کشمیر کی طرف سے نماز تہجد کے ساتھ یوم مصلح موعود کا آغاز ہوا۔بعد نماز مغرب وعشاء اس مناسبت سے قائد مجلس کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم، نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔مؤرخہ 27 فروری کو صدر جماعت احمدیہ ماندوجن کی صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تربیتی موضوعات پر دو تقاریر ہوئیں۔

عبدالواحد خان۔محبوب نگر: ضلع محبوب نگر وجڈچلہ کے افراد جماعت نے یتیم خانہ میں پرورش پارہے بچوں کی امداد کی۔

بلال احمد کمار قائد مجلس کوریل کشمیر: ماہ فروری میں دو مثالی وقار عمل کئے گئے۔دینی امتحان لیا گیا۔20 فروری2022 کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ روایتی شان کے ساتھ منایا گیا۔اس مناسبت سے مختلف علمی مقابلہ جات کروائے

بقیہ صفحہ نمبر 34 پر ملاحظہ ہو

EXIDE

MUJEEB AHMED
Prop.

LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE

EXIDE Loves Cars & Bikes

Dealers in : EXIDE BATTERIES & INVERTERS

M.S. AUTO SERVICE

M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Bharath Building,
Railway Station Road, Kacheguda,
Hyderabad - 500027. (T.S.)
Cell : 9440996396,9866531100.

KOHINOOR PRESS

INDIA MOVES ON EXIDE

Islam Today:
Should office-bearers of the Jamaat be suspended if accused of a crime?

The Holy Prophetsa said: "Were people to be given everything they claimed, they would not stop short of making claims on the blood and property of others." (Bukhari and Muslim)

In light of this insightful hadith, if office-bearers were to be suspended or dismissed on mere accusations without sufficient evidence, all offices would have to be shut down, bringing to a halt the system of any community.

Since the Ahmadiyya Muslim Jamaat is based on Islamic principles and strives to uphold them in all internal matters, we will have to seek guidance from the practice of the Holy Prophetsa and of his rightly guided Khulafa. For that, we cite a few instances from those blessed days of Islam.

1. During the War of Yamama, Maja'a bin Murrah, a commander of Musaylima's army, signed a truce with Hazrat Khalidra bin Walid through deceit. Hazrat Khalidra bin Walid, after the agreement, went on to marry Maja'a bin Murrah's daughter.

When Hazrat Abu Bakrra was informed of this, he warned Hazrat Khalidra bin Walid but did not remove him from his position as commander of the Muslim army. (Tarikh-i-Yaqubi, Vol. 2, p. 148)

2. During the combat with Banu Tamim, Hazrat Khalidra bin Walid killed their chief, Malik bin Nuwaira and married his widow, Umm Tamim. The killing of a chief who had embraced Islam was reported to Hazrat Abu Bakrra by Hazrat Umarra, with the recommendation to suspend Hazrat Khalidra bin Walid. Hazrat Abu Bakrra, declining the recommendation, called Hazrat Khalidra bin Walid to Medina, listened to his reason for having killed the chief, accepted him and sent him back to continue his duty. (Tarikh al-Tabari, Vol. 3, p. 279)

3. Hazrat Umarra kept a very strict eye on his officer-bearers and would hold them accountable for any complaints made against them. History has it that a complaint was once lodged against Hazrat Saadra bin Abi Waqas to Hazrat Umarra. Hazrat Umarra had appointed Saadra bin abi Waqas as governor of Kufa. A complaint was received that Hazrat Saadra had erected a gate outside his seat which could be shut at his will. Hazrat Umarra had instructed that no such gate should be erected that could hinder public access to the governor of any Muslim state.

Hazrat Umarra sent Hazrat Maslamara to Kufa for an on-site enquiry and did not suspend Hazrat Saadra bin abi Waqas in the meantime. (Al Faruq by Allama Shibli Nomani, Vol. 2, pp. 193-194 [1991])

4. Several complaints were lodged against Hazrat Abu Musa Ash'arira, governor of Basra, in the time of Hazrat Umar. The allegations made were of him paying larger stipends to people closer to him; that he was paying undue stipend to a personal maid; that he had kept around 60 captives as personal servants and had delegated most of his duties to a young man called Ziyad. Hazrat Umarra held an enquiry and accepted the defence offered by Hazrat Abu Musa Ash'arira, letting him stay in office meanwhile and afterwards. (Ibid, p. 198)

5. When Hazrat Iyadra bin Ghanm was in charge of Egypt, it was brought to Hazrat Umar'sra attention that he wore garments that did not befit a noble man. Hazrat Umarra did not suspend or dismiss him but summoned him to Medina. Hazrat Iyadra bin Ghanm admitted his mistake and was pardoned by Hazrat Umarra and was sent back to carry on with the duties of his office. (Kitab al-Khiraj by Imam Abu Yusuf)

However, there are instances where evidence outweighed the defence of the accused and the Khulafa punished their officials. For instance, governor of Kufa, Waleed bin Uqba, was accused of consuming alcohol. The then Khalifa, Hazrat Uthmanra, lodged an investigation where credible evidence was found. Hazrat Uthmanra dismissed him from governorship of Kufa and had him flogged in Islamic law (Tarikh al-Tabari).

See Page No 38

Muslim Community in 2021

His Holiness (aba) said that in light of mentioning financial sacrifices for the sake of propagating the faith, he would like to mention that over the past year, God enabled the worldwide community to establish 187 mosques, aside from which 105 mosques are currently under construction in Africa. Similarly, 144 mission houses were established, many of which are in Africa, while 45 are currently under construction. Where mission houses cannot be built, buildings are acquired on rent; as such there are 731 mission houses and missionary houses which were acquired on rent in Africa. There are 632 mission houses on rent in other Asian countries. His Holiness (aba) mentioned that generally, most of the amount collected for Waqf-e-Jadid is distributed to African countries.

His Holiness (aba) said that building mosques is not easy, as our community has to face great opposition. However, because our community does these things for the sake of God Almighty, He also bestows His help. For example, a mosque was being built in Congo-Kinshasa. There, the Sunni Muslims created many problems and tried to hinder the building of this mosque, and when their attempts were failing, they began making death threats. Despite this, the construction of the mosque continued. One day, a Christian professor from the local university came and started helping the Ahmadis in building the mosque. Thus, where there were those trying to hinder the building of the mosque, God provided others to help in its completion.

These were just some examples of the instances presented by His Holiness (aba).

Report of 2021 & Announcement of the 65th Year of Waqf-e-Jadid

His Holiness (aba) said that he would present the previous years' report for Waqf-e-Jadid. By the grace of Allah the Almighty, the 64th year of Waqf-e-Jadid came to an end and the new year of Waqf-e-Jadid has started. Over the last year, the total collection was about 11.2 million pounds. This is an increase of 742,000 from the year prior. In light of the world's circumstances, this is a great accomplishment.

His Holiness (aba) said that in terms of overall collection, the UK ranked first, then Germany, Canada, USA, India, Australia, Indonesia, a country from the Middle East, Ghana and Belgium.

His Holiness (aba) presented the report of positions from the top ranking countries.

His Holiness (aba) prayed that may Allah the Almighty bless all those who presented financial sacrifices.

***

Asifbhai Mansoori 9998926311
Sabbirbhai 9925900467
LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

Your's
CAR SEAT COVER

Mfg. All Type of Car Seat Cover
E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

from Page No 37

However, certain narrations have it that it was later discovered that the evidence was fake.

It ought to be kept in mind that office-bearers are members of the society first and their rights and honour ought to be protected just as the honour of any other member of the society ought to be protected. To press charges against any individual, office-bearer or otherwise, the claimant has to provide acceptable and credible evidence to support their claims.

(Prepared by the Ahmadiyya Archive and Research Centre)

***

to meet him. When he arrived, he explained that after the silent prayer, one of his relatives went to him and gave him 100,000 Leones. He immediately glorified Allah and said that they had been short of their pledge for Waqf-e-Jadid, and as soon as they had prayed, this person came and offered this large amount.

His Holiness (aba) said that such examples are also found within women. His Holiness (aba) said that there was a woman in Chad, who had pledged 70,000 Francs for Waqf-e-Jadid, however she was not able to arrange the funds to fulfil the pledge. Thus, she sold a camel she had for 170,000 Francs. She used this to fulfil her pledge, but she did not keep the remaining amount for herself, rather she presented that as financial contribution as well.

His Holiness (aba) said that similar examples are also found amongst the youth. His Holiness (aba) said that Belize is a place in Central America, which is quite far, and the Khalifa has never gone there. They are all new converts, yet their mentality of devotion is just the same. There, a 14 year old boy who had donated for Tehrik-e-Jadid was mentioned in the Friday Sermon by HIs Holiness. Many people congratulated him, and someone even gave him a reward of $200. Many children would take such an amount and purchase games for themselves. However, this young boy said that he needed $30 to have his social security card made, and that he would give the remaining $170 as financial contribution. He is from a poor household, and was urged to keep the amount for himself. However, he was firm in his decision. His Holiness (aba) said that this exemplifies giving precedence to the faith over the world. He prayed that may Allah maintain this mentality within the young boy and save him from the influences of worldliness.

His Holiness (aba) said that such examples are found in the poorest of countries. People may look down at such people because they are not well-educated, but in fact, these people possess more knowledge of the faith than the most learned people. His Holiness (aba) said that the missionary in Guinea-Conakry delivered a sermon regarding the importance of financial sacrifices in which he also presented various quotes of His Holiness (aba). At the end of the sermon, a person who was quite poor but very sincere took 218,500 Francs out of his pocket and offered it for Waqf-e-Jadid. When the missionary asked him why he was giving such a large amount, he said that he was greatly impacted by the words of His Holiness (aba), that the heart cannot love two things at once; one must either love God or love wealth. He said that he could not give everything in his home like Hazrat Abu Bakr (ra) did, but at least he could give whatever was in his pocket. He also explained that ever since he started presenting financial sacrifices, he noticed that God had increased his faith and certainty.

His Holiness (aba) said that people in developed countries also possess the same spirit of sacrifice. A missionary in Germany encouraged members to increase in their financial sacrifices. A German woman who had converted to Ahmadiyyat quite some time ago presented 19,000 Euros. She said that although she was saving this amount in order to buy a car, she said that she would much rather attain the pleasure of Allah the Almighty.

His Holiness (aba) said that a person from the UK had received a letter from the local council informing him that he had outstanding service charge payments. He had also received a call regarding the payment of his pledge for Waqf-e-Jadid. He decided that he would first pay his pledge for Waqf-e-Jadid. The next day, he received another letter from the council, explaining that they had been mistaken, and rather than his owing them money, they realised that in fact, they owed him money, and sent him an amount which was ten times more than the amount he had offered for Waqf-e-Jadid.

Various Acheivements of the Ahmadiyya

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on 7TH January 2021 at Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK.

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba) recited the following verse:

'And the case of those who spend their wealth to seek the pleasure of Allah and to strengthen their souls is like the case of a garden on elevated ground. Heavy rain falls on it so that it brings forth its fruit twofold. And if heavy rain does not fall on it, then light rain suffices. And Allah sees what you do.' [Holy Qur'an 2:266]

His Holiness (aba) said that in this verse, God Almighty mentions those believers who spend in the way of Allah, in order to attain His pleasure. By doing so, they also strengthen their community and mission. His Holiness (aba) said that in this era, the Promised Messiah (as) was tasked with spreading the true message of Islam to the world, and the same responsibility lies with his followers. Thus, everyone must be prepared to sacrifice their lives, wealth, and honour for the sake of this mission. This indeed is a true reflection of one's faith.

Attaining the Pleasure Of God Through Financial Sacrifices

His Holiness (aba) said that true believers spend their wealth for the sake of God and spreading His mission. They do so not to impress others, but to attain the pleasure of God, to strengthen their own faith, and to help strengthen the community. People who offer such sacrifices try to achieve the highest standards, as a result of which God accepts their efforts and bestows HIs blessings upon them. God knows the condition of everyone's hearts; He does not care whether the financial sacrifice is big or small, rather he looks to one's intentions.

Importance of One's Intentions Whilst Making Sacrifices

His Holiness (aba) said that God has likened those who present financial sacrifices to either heavy rain, or light rain, meaning those who are wealthy are able to give large amounts, whereas those who do not possess as much wealth will give less. However, both are beneficial in the growth of fruit, for ultimately, it is Allah who causes fruits to grow, and He sees a person's intentions, which He alone can cause to be fruitful. Thus, everything we do must be for the sake of God's pleasure.

His Holiness (aba) said that at the time of the Promised Messiah (as), many of his companions were not very wealthy, yet they were at the forefront of presenting financial sacrifices. HIs Holiness (aba) said that the same passion and devotion is seen in the community of the Promised Messiah (as) today. Such examples are found even in new converts, who have not yet attained as much knowledge of the faith as others, yet they are far advanced in their level of devotion. Similarly, the community today is so loyal and faithful to Khilafat, that as the Promised Messiah (as) has stated, even opponents are astonished at this level of devotion.

His Holiness (aba) said that at a time when the people are steeped in worldliness, these people are vying with one another in financial sacrifices, only for the sake of Allah.

Wonderful Examples of Ahmadi Muslims Making Financial Sacrifice

His Holiness (aba) said that he would present some examples of how people express their faith and certainty through financial sacrifices, and how Allah the Almighty bestows His blessings as a result.

His Holiness (aba) said that there is a remote area in Sierra Leone, where the local missionary made a plea for financial sacrifice. The Imam of the mosque there expressed that they would not be able to reach their target. The local missionary led them all in silent prayer, and then left towards the mission house. Before he reached the mission house, the local Imam called him and said that he was coming